مطبع منشی نولکشور کانپور
مقصود العارفی
Ref. Library
RESEARCH INS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَجَلِّیَّہٖ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ فرمایا جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ بہتر تم میں
وہ شخص ہے جو پڑھے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث میں آیا ہے اَفْضَلُ
الْعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ افضل سب عبادتوں میں تلاوت قرآن ہے لیکن قرآن
زبان عربی میں ہے صحیح پڑھنا اسکا ممکن نہیں جبتک پڑھنے والا قواعد قرأت
سے واقف نہو لہذا فقہا اور قرائے قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہے اور لکھا ہے
کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب تبھی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرأت کے پڑھے
خدای تعالے فرماتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۔ سنبھال سنبھال کے پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کے
اس آیت کی تفسیر میں ترتیل کو تجوید کر بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہتے ہیں جاننا قواعد قرأت کو بہ سبب

بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفرلہ
اللہ الاحد کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالہ مختصر کی فن قرات مین زبان
اردو مین تھا ان دنون مین کہ یہ غریب بتقدیر قادر جزیرۂ انڈمان مین آیا شوق حکیم صاحب مستعمت
باخلاق حمیدہ متخلق بملکات پسندیدہ ذو الشرف المعلے والمجد العلی حکیم کریم بخش
صاحب سلمہ الرب الوہاب ڈاکٹر جزیرۂ مذکورہ کا واسطے تعلیم قرآن مجید کے
باعث ظہور ارادہ قدیمہ ہوا لہذا یہ رسالہ لکھتا ہے مشتمل چار باب اور خاتمہ پر
باب اول مین فرق حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے باب دوم
مین احوال نون ساکن کا بیان ہے باب سوم مین مد کا بیان ہے باب چہارم
مین وقف و وصل کا بیان ہے خاتمہ مین چند فوائد مذکور ہین اور نام تاریخی اس
رسالہ کا البیان الجزیل للترتیل ہے باب اول حروف مشتبہ الصوت
اور تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف مشتبہ الصوت وہ حروف ہین جنکی آواز
ایک سی ہے عوام اُنکو اس طرح پڑھتے ہین کہ فرق نہین معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہین
ا ع ط ت ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض فرق ا ع مین یہ ہے کہ ا حلق مین تلے
سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور ت ط مین یہ ہے
کہ ط پر ہے اور ت پر نہین اور ث س ص مین یہ فرق ہے کہ ث آہستہ سے
نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور س
ص کے تلفظ مین کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتون مین لگتا ہے اور سیٹی کی
آواز نکلتی ہے ث مین نہین نکلتی اور س ص مین بھی فرق ہے
کہ ص پر ہے اور س پر نہین اور فرق ح ہ مین مثل ع ا کے ہے یعنی ح

حلق مین تلے سے نکلتی ہے اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز ظ مین یہ ہے
ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہے نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے
دانتون مین لگانے سے اور ز تالے کے دانتون مین لگانے سے اور ز
نرمی سے نکلتی ہے ذ مین نہین اور ظ پُر ہے اور ض بھی پُر ہے لیکن ض اور
ظ مین فرق یہ ہے کہ ض نکلتا ہے ساری کنارے زبان کے لگانے سے
بائین طرف کی اوپر کی داڑھون کی جڑ سے یا سیدھی طرف کی مگر بائین طرف سے
آسان ہے اور ظ نکلتی ہے کنارۂ زبان کے سامنے کے اوپر والے دانتون لگانے سے
اور ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض ظ مین بھی بہت مشکل ہے اسلیے
جزری وغیرہ قرأت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین فرق ض کا ظ سے باہتمام
تمام بیان کیا ہے آدمی دھیان کر کے سیکھ لے تو آسان ہے مگر ایک بلاے عام
اس زمانہ مین یہ ہو گئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہین مشتبہ الصوت
دال کا اسے کر دیا ہے کہ دال پڑھین سو یہ بات تمام کتب قرأت اور تفسیر اور فقہ
کے خلاف ہے سب کتابون مین ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت
ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا
مشتبہ الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاوی قاضیخان
اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کی اسبات کی تصریح ہے فائدہ
حرف مشابہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہے اور نہایت ضرور ہے
اسواسطے کہ ان حرفون مین فرق نکرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر معنے بھی تغیر

سوا الف مقصورہ کے ل کا یہ حال ہے کہ لام لفظ اللہ کا جب ماقبل اسکا مفتوح
جیسے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا مضموم یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ عز
پر پڑھا جاتا ہے اور جو ماقبل اسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے جیسے لِلّٰہِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **فائدہ** تحقیقت پر پڑھنے کی یہ ہے
کہ حرف کو اسکے مخرج میں پُرا اور بھاری پڑھے لوگ جو تحقیقت پر پڑھنے کی
یہ سمجھتے ہیں کہ قریب مضموم پڑھے بلکہ بعضے حرف پُر کو اسطرح ادا کرتے ہیں کہ اسکے
بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طالب کو بطور طوالب کے پڑھتے ہیں سو یہ غلطی
پُر پڑھنے کو عربی میں تفخیم کہتے ہیں اسکے معنی ہیں تخیم کرنا یعنی پُرا کرنا اور پُر کے
معنی ہیں زیادہ کے اور بھرے ہوئے کے اور موٹے کے جیسے پُر قلم بولتے ہیں
یہ الفاظ پُرا کرنے پر دال ہیں نہ قریب بضمہ کرنے پر ولن التفخیم بوقت مضموم
ہونے حرف کے بھی ہوتی ہے حالانکہ اسوقت میں مائل بضمہ ہونیکی کوئی صورت
نہیں **باب دوم** نون ساکن کے حال میں اور ایسے ہی تنوین کے بصورت
دو زبر یا دو پیش کے لکھی جاتی ہے اور حقیقت میں وہ بھی نون ساکن ہے چار حال ہیں
اِدْغَام - اِخْفَا - اِظْہَار - اِبْدَال ادغام کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے
ملا دینے کو اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یرملون کے حرف میں سے
کسی حرف سے پہلے پڑے اسکو اس حرف میں ادغام کرتے ہیں لیکن لام اور
را میں بے غنہ جیسے لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ لَّدُنْ تَا مِنْ لَّحْمٍ مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ ٥
مِنْ رَّبِّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور ی و م ن میں جسکا مجموعہ ینمو ہے باغنہ
جیسے مَنْ یَّرْغَبُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ رَسُوْلًا یَّتْلُوْا

بِمَا خَطِيْئَاتِهِمْ۔ بَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ مَنْ ثَكِلَتْ **فائدہ** قاعدہ یرملون اُنھی
نون کے لیے ہے جو آخر میں ہو اور جو بیچ میں ہو جیسے دُنیا و صنوان اُسکے
لیے یہ قاعدہ نہیں ہے اُسکا ادغام نہوگا بلکہ اظہار ہوگا اخفا اُسے کہتے ہیں
کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملا کے پڑھیں کہ ادغام تو نہو مگر
قریب بادغام ہو جاوے اور علیحدہ گی اُسکے سکون کی ظاہر نہو اور نون
مع غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہیں کہ مابعد کے
حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھیں کہ علیحدہ گی اُسکے سکون کی ظاہر ہو
سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے
حرف حلق چھ ہیں ا ھ ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلقی میں مشہور ہے

حرف حلقی شش بود ای نور عین ٭ ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین

مثال مِنْ عِنْدِنَا۔ مَنْ هُوَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اور سوا حرف حلق کے
سب حرفوں کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے جیسے عَنْ فِعْلٍ
مَنْ كَفَرَ۔ مَنْ شَكَرَ۔ مَنْ دَعَا۔ اَنْفُسَكُمْ۔ اِنْمَا رَسُوْلًا فَعَصٰى مَا جَاءَكُمْ
فائدہ قاعدہ اخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے
بھی ہے جو کلمہ کے بیچ میں ہو جیسے اَنْتَ اَنْفُسٌ میں صنع میں
بخلاف قاعدہ یرملون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہے جیسا کہ ذکر کر دیا ہے
فائدہ اکثر مصاحف میں علامت اظہار نون کے سہ نقطے چھوٹے چھوٹے
سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھدیتے ہیں ابدال
کہتے ہیں بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین تو جو ب سے ہو م

سے بدل دیتے ہیں جیسے مِنْۢ بَعْدِ مَنْۢ بَعَثَنَا بَصِيْرًاۢ بِالْعِبَادِ
خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا فائدہ اکثر مصاحف میں علامت ابدال کی چھوٹا
سا میم باریک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے ہیں۔

باب ساتواں مد کے بیان میں و ا ی کو انکو حرف علت کہتے ہیں انمیں
مد ہوتا ہے جبکہ ساکن اور حرکت ماقبل کے موافق ہو جیسے واو کے ماقبل
ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتح ہوتا ہے
سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہیں سو مدہ کے چار موقع ہیں ایک یہ کہ مد کے
بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ میں جیسے جَاۤءَ جِيْۤءَ سُوْۤءَ اور اسی کو متصل کہتے ہیں اور
سیاہی سے لکھتے ہیں یا دو کلمہ میں جیسے وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ
اور اسے مد منفصل کہتے ہیں اور سرخی سے لکھتے ہیں ان دونوں قسموں کی مد تین
الف کے برابر بڑھاوے اور مد متصل اور منفصل میں جو فرق مشہور ہے کہ متصل
کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرہ قرارت میں یہ بات دیکھی نہیں
گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف
مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّاۤلِّيْنَ اَتُحَاۤجُّوْنِّيْ میں یا ساکن حرف
مقطعات میں جیسے الۤمّۤ میں ایسی جگہ بقدر ۳ الف کی مد کرنا چاہیے اور حروف
مقطعات میں لفظ عین جو كۤهٰيٰعۤصۤ اور حٰمۤ عۤسۤقۤ میں ہے بھی مد کیا ہے
بقدر تین الف کے اگرچہ عین کی مدہ نہیں ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ
بعد مد کے جو حرف ہو اسپر وقف واقع ہو جیسے عَالَمِيْنَ رَحِيْمٌ عِبَادَ
جَنّٰتٍ يَعْلَمُوْنَ هُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کی مد چاہیے

اور اگر بقدر ایک الف کے ہی پڑھے یعنے مد نکرے تو بھی جائز ہے **فائدہ** مد کا بہت لحاظ رکھے اس باب میں تساہل نکرے اتقان میں امام جلال الدین سیوطی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے انکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ بلا مد کے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسطرح نہیں پڑھایا اسنے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ فقراء پر مد کرکے اور کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح پڑھایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ مد پڑھنا عَلٰی خِلَافِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہ پڑھنا ہے **فائدہ** ایک موقع مد کا ہے جسپر وہی لوگ قادر ہیں جو معانی سے واقف ہیں وہ یہ ہے کہ موقع عظمت وجلال میں یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو مد کرے مثلاً لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب الفوں پر مد کرکے بہیبت وعظمت پڑھے یا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ کے الف اور ی کی بحی پر مد کرے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے بھی اتقان میں یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے **فائدہ** ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ قرآن مجید میں ۶ جگہ آیا ہے دو آلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام میں دو آلْاٰنَ سورۂ یونس میں دو آللّٰهُ ایک سورۂ یونس میں ایک سورۂ نمل میں ہمزہ استفہام الف لام تعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اس سے یہ مد حاصل ہوا اسلیے یہ منقلب کہلاتا ہے

باب چہارم وقف ووصل کے بیان میں وقف کرتے ہیں ٹھہر جانیکو

اور وصل ملانے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب
کا دستور ہے اپنے کلام میں وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع میں
مواقع سجع میں لہذا کلام اللہ میں بھی اوقاف واقع ہیں جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں اپنے محاورہ اور
سلیقہ کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت انکو نشانیاں مقرر کرنے
کی نہ تھی جیسا کہ قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی انھیں حاجت نہ تھی
بعد ازاں بسبب اختلاط عجم کے سب باتوں کی حاجت ہوئی اوقاف کے لیے
علامتیں مقرر کیں کتاب سجاوندی اس باب میں بہت معتبر ہے علامتیں مشہور
اوقاف کی یہ ہیں لا ط م ج ز ص دائرہ اور نقطہ علامت آیت کی
ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ کے بیچ میں نقطہ
اور حکم اسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی نشانی اور ہو جیسے ط م تو جو اس کا
اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت
پر لا لکھا ہو جیسے آیت لا کہتے ہیں تو اسمیں بڑا اختلاف ہے اکثر محدثین اور قرا
اس بات کی طرف گئے ہیں کہ وہاں ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کی طرف کہ نہ
ٹھہرے اب مشہور قرا میں یہی ہے کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہے مطلق کی جہاں
اوسکے ہے م علامت وقف لازم کی ہے وہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملاکے
پڑھے تو معنے بگڑ جاتے ہیں بلکہ بعضے مواقع پر ایسے معنے ہو جاتے ہیں کہ کفر ہے
ج علامت ہے جائز کی وہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے ز علامت ہے جائز کی ہاں
نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص علامت ہے مرخص کی رخصت ہے اس بات کی ٹھہر جاوے

بعضے چاہتے ہیں تو یہی کہ ملا کے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ چاہیے تو ٹھہر جاوے **فائدہ** اس زمانہ کے حافظوں کی عادت ہے کہ ناروص پر بھی خواہی نخواہی وقف کرتے ہیں حالانکہ حکم ان دونوں کا یہی ہے کہ وصل چاہیے وقف ہو سکتا ہے مگر نکرنا وقف کا بہتر ہے اور صلے میں وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے نسبت ز کے **فائدہ** متاخرین نے بعضے علامتیں اور زیادہ کی ہیں صلے علامت ہے الوصل اولے کی یہاں وصل اولے ہے ق علامت ہے مطلق کی یعنی کہا گیا ہے کہ یہاں وقف ہے ان دونوں موقع پر بھی نہ ٹھہرنا چاہیے الوصل اولے کے تو یہی معنے ہیں کہ یہاں نہ ٹھہرنا اولے ہے اور قیل موافق محاورہ عربی کے علامت ہے ضعف کی قصل علامت ہے قد یوصل کی یہاں وقف اولے ہے ک علامت کذالک کی اسکے یہ معنے کہ یہاں وقف ہے جو اوپر گذرا ہے قف صیغہ امر ہے وقف سے یہاں وقف اولے ہے س علامت ہے سکتہ کی اور کبھی لفظ سکتہ بھی لکھدیتے ہیں سکتہ اسے کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نہ توڑے **فائدہ** فقط لا جو کہیں پر لکھتے ہیں وہ علامت ہے اس بات کی کہ یہاں ہرگز نہ ٹھہرنا چاہیے وہ مقابل ہے م کے کہ م میں وقف لازم ہوتا ہے اور لا میں وصل لازم ہے اگر وہاں وقف کرے تو معنے بگڑ جاویں **فائدہ** چند علامتیں اور لکھدیتے ہیں ھ ع عب خ تب اب ان علامتوں کو وقف سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ ھ علامت ہے پانچ آیتوں کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین کے ہوں یا فقط نزدیک کوفیین کے ع اسی طرح کی دس آیتوں کی علامت

ہی اور کہیں اُسکی جگہ یہی لکھدیتے ہین عب علامت ہی اس بات کی کہ یہان
دس آیتین ہو چکین موافق شمار بصریین کے ع عشرہ کا ہی اور ب البصریین
کی اور خب علامت ہی اس بات کی کہ موافق شمار بصریین کے پانچ آیتین
ہو چکین خ خمسہ کی ہی اور ب بصریین کی اور تب علامت ہی اس بات
کی کہ یہان آیت ہی نزدیک بصریین کے ت آیت کی ہی اور ب بصریین
کی اور لب طوامت ہی لیس بآیۃ عند البصریین یعنی یہان بصریین
کے نزدیک آیت نہین ل لیس کا ہی اور ب بصریین کی خاتمہ چند فوائد کے
کے بیان مین **فائدہ اولی** سات قرأتین جو مشہور ہین نام اُنکے امامو
جنسے ان قرأتوں کی سند متواتر ہی یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر مکہ مین ابن عامر
شام مین ابوعمرو بصرہ مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین قطعہ رباعی مین یہ نام مذکور ہین

رباعی در مکہ نخست ابن کثیرست امام	نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابوعمرو علی دارد نام	عاصم حمزہ کسائی از شام

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابوبکر اور حفص اور قرأت اُنکی
براوت حفص ہندوستان مین مروج ہی **فائدہ ثانیہ** قرآن شریف کے
پڑھنے والیکو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا تعالیٰ کے
حضور مین حاضر ہی اور خدا تعالیٰ اُس سے کلام فرماتا ہی اور خوش الحانی سے
جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس بات کا لحاظ رکھے کہ راگ
راگنی بنائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا جا ضرور اور پیشاب کی حاجت
ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف

کا مستحب ہے اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکیے پر اگر یہ چیزیں نہوں تو جزودان
کو زیر کرکے اسکے تلے رکھ لے یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ باوضو
پڑھے اور بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھونا بے جزودان یا غلاف
علیحدہ کے بے وضو جائز نہیں اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اسکو نہ چھونا
جائز ہے نہ یاد پڑھنا مگر اشباہ والنظائر میں ہے کہ نہانے کی حاجت والی کو اٹھانا
کلام اللہ کا اگرچہ غلاف میں ہو جائز نہیں فائدہ ثالثہ مسلمان کو چاہیے
کہ عادت مقرر کر رکھے کہ کسیقدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے
رسالہ البیان فی آداب حملۃ القرآن میں بزرگان سلف کی عادتیں مقدار
تلاوت میں نقل کی ہیں جانب کثرت میں ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہے
کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے چار دن میں اور چار رات میں اور ایک ختم روز کی بانہ
صحابہ و تابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید
ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ ہر رات
میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے
تھے تیس رات میں اور تیس دن میں اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور
سات دن میں ختم بے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت
لوگوں کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہیں
کی سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہے یعنی پہلی
منزل سورۂ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ ہے اور تیسری
سورۂ یونس سے اور چوتھی سورہ بنی اسرائیل سے اور پانچویں سورۂ شعرا

سے اور تیسری سورۂ والصافات سے اور ستائیسویں سورۂ ق سے حرف سنا مام پر
ختم ہوتے ہے لفظ فہمی بشوق حاصل ہوا ہو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جسقدر
پڑھنے پر باطمینان مداومت کر سکے اختیار کرے جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑا
ہو خدا تعالے کو بہت پسند ہوتا ہے چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہوا اور حافظ کو
چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید تلاوت کرتا ہو تہجد میں پڑھے صحابہؓ اور تابعین
اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد میں ہی قرآن مجید پڑھا
کرتے تھے فائدہ رابعہ قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے
کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ میں نیت خالص خدا تعالیٰ کی رکھے نہ یہ کہ
اور اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور ہو حدیث صحیح میں آیا ہے کہ بروز قیامت
خدا تعالیٰ ایک قاری سے کہیگا کہ میں نے تجھے جو نعمتیں دی تھیں انکے شکر
میں تو نے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا میں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا اللہ
تعالے فرمائیگا کہ میرے لیے نہیں پڑھا پڑھایا بلکہ اسلیے کہ لوگ قاری کہیں
سو لوگوں نے کہا پھر حکم فرمائیگا کہ منہ کے بل اسے گھسیٹ کے جہنم میں
ڈالدو اس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا میں مبتلا ہیں اکثر فخریہ کہتے ہیں
کہ ہمیں سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا مگر رمضان میں سنا دیتے
ہیں مقصود یہ کہ لوگ کہیں انکا حافظہ بہت اچھا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ حفظ
کلام اللہ کا فائدہ یہی ہے کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمائش کر کے
اپنی تعریف کرا کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالیٰ ہمیں اور سب مخلصین
کو اخلاق ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالہ قبول فرماوے اور مؤلف کو عافیت

تامہ اور نجات عذاب دارین سے عنایت کرے اور احباب اور محبان مولف
کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور مرادات انکی حاصل کرے وآخر دعوانا ان الحمد
لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی حبیبه وآله اجمعین

تمام شد رسالہ البیان الجمیل للترتیل

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰة این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضے از فوائد
قرآنی کہ ناچار است مر قاری قرآن را از ان بنحیکہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ
جزری است پنج مشتمل بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ کہ در موضع بیر دان نوشتہ
شدہ و منشار این نواب مستطاب معز الدین خان قاضی عزۃ الله اعزه الله فی
الدارین واعلی درجته فی الکونین وجعل التوفیق رفیقه لعزة مع ازدیاد عمره وعمر اولاده
بسطوته بوده و بعد الملقب الاخرے بالقاب السلطان الاعظم والخاقان الاکرم
نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ خلد الله ملکہ بخطاب قاضی خان از انکہ ہمگی ہمت سامی
ہمت ایشان بموجب حدیث قدسی یقال الرب سبحانه تعالی من شغل القرآن
عن ذکری ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و در حدیث نبوی صلی الله
علیه وآله وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمه بتلاوت قرآن مصروف گشته چنانکہ
فقیر حقیر نور الدین محمد بن القاری المحقق برای تحسین معنی از بہرہ یابی اهد و قبال فتاد
سعیہ و افادہ وجعل عاقبته بالخیر والسعادت و نام این رسالہ المقصود القاری
نہادہ شدہ امید کہ ہر کہ این رسالہ را فہمیدہ خواند و در عمل در آرد تواند کہ
قرآن را صحیح بخواند ان شاء الله تعالی انه الموفق لمن یشاء

بحکمتہ والمیسر بحل عسیر بکمال قدرتہ مقدمہ در بیان مخارج حروف
بلیت وزنگانہ و بعضے از صفات ضروریہ آن چنانچہ ہمزہ از پایان حلق
جانب سینہ است الف ازکواکی حلق و دہن با از ہر دو لب تا از سر زبان
و بیخ ثنایاے علیا کہ دو دندان پیش از جانب بالا است ثا از سر زبان و سر
از ثنایاے علیا جیم از میانہ زبان حا از میانہ حلق خا از بالای حلق
کہ جانب زبان ست دال با ذال با تاے مثلثہ سا از کنارہ سر زبان
و بیخ رباعیہ و ناب و ضاحک کہ سہ میان ثنایاے علیا و دندان کرسی است
سا از سر زبان و سر ثنایاے سفلے سین با زا ارشین یا جیم صاد با سین ضاد
از تمام کنارہ زبان تا آنکہ متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ
یا راست طا ظا با تا ضا ایضاً با ثاے مثلثہ عین با حا غین با خا فا از
سر ثنایاے علیا و شکم لب پائین قا از اقصاے زبان از جانب حنک اعلی
کاف فروتر از ان لام با را میم با باے موحدہ تحتانی نون
با را واو غیر مدہ از ہواے لب و مدہ از جوف مجہول الف ہا با ہمزہ یا غیر
مدہ ایضاً با جیم مدہ از جوف بیان صفات ضروریہ و از این جملہ چہار
حروف مطبقہ اند صاد ضاد طا ظا باقی ہمہ منفتحہ و باز از ہمہ این حروف بست
و نہ گانہ ہفت حروف مستعلیہ کہ مفخم اند یعنے پر بہر حیثیت کہ باشد و الفی کہ متصل
اینہا باشد نیز مفخم ست و مجموع این درین کلمات ست خص ضغط
قظ باشد باقی ہمہ مستعلیہ کہ مرقق اند یعنی باریک مگر را و لام اسم اللہ کہ
دارد چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالے و الفے کہ متصل بحروف مستعلیہ یا بنا بر

یا یا نخوانند و باز از مجموع حروف تہجی ہشت حروف شدیدہ اند یعنی سخت آن این
کلمات است اجد قط بکت باشد و باقی ہمہ رخوہ اند یعنی نرم مگر پنج حروف
کہ بین بین یعنی میان سخت و نرم و مجموعہ این کلمات لن عمر است فصل اول لام
اسم اللہ کہ لفظ اللہ و اللہم باشد مفخم باید باشد اگر بعد از فتحہ و ضمہ واقع شود مفخم ست
مثل قال اللہ و محمد رسول اللہ و سبحانک اللہم و اذ قالوا اللہم
و بعد کسرہ مرقق مثل بسم اللہ و قل اللہم فصل دوم و لام ساکن دو
حالت دارد ادغام و اظہار اگر بعد از وے لام یا را آید ادغام ست مثل بل لکم
و بل ربکم و اگر نہ اظہار مثل الحمد للہ رب العالمین و رب الملائکۃ
فصل سوم میم ساکن سہ حالت دارد ادغام و اخفا و اظہار اگر بعد از وے
میم آید ادغام مثل منہم کلموا اللہ و اگر با آید اخفا مثل وما ہم بمؤمنین
و اگر نہ اظہار مثل الحمد للہ و انعمت علیہم فصل چہارم نون ساکن
و تنوین چہار حالت دارد اظہار و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد ایشان یکے از
حروف حلقی آید اظہار مثل من آمن و منہم و من حفیظ و من علیہم
و من خاف و من غل و عذاب الیم و نحو ذلک و حروف حلقی شش ست
درین بیت سہ حرف حلقی شش بود ای نور عین ✤ ہمزہ ہا و حا و
عین و غین خا ✤ و اگر بعد ایشان یکے از حروف یرملون آید ادغام شود و ادغام
دو نوع ست ادغام مع غنہ و بے غنہ و اگر بعد ایشان از حروف یرملون را
یا لام آید ادغام بے غنہ و با غنہ مثل من ربہم و من لدنہ و ثواب
الرحیم و اندادا لیضلوا و در باقی حروف کہ جامع آن کلمہ ینمو ست

ادغام با غنہ واگر در دو کلمہ باشد مثل مَنْ یَّقُوْلُ وَمِنْ وَّالٍ وعن مَّا ومن
نور ولقوم یومنون وترابا وعظاما وبشرا یا من خیر و خیر
نزلا و اگر در یک کلمہ باشد اظہار باید کرد مثل دنیا و بنیان وصنوان
وقنوان و اگر بعد از وے با آید قلب باایم باید کرد مثل مِنْۢ بَعْدِ وعلیمٌۢ
وبغیا بینھم و در حروف باقیہ اخفا چنانکہ با غنہ ادا باید کرد و هجیح
غنہ خیشوم ست کہ دماغ باشد مثل ومن تاب وجنات تجری ومن
ثمرۃ وصبا ثم الی غیر ذلک وحروف اخفا پانزدہ اند ت ث ج د ذ ز
س ش ص ض ط ظ ف ق ک فصل تفخیم راے متحرک بفتحہ وضمہ مفخم
ست و بکسرہ مرقق و راے ساکن غیر وقفے اگر بعد از فتحہ باشد مفخم ادا
کردہ شود مثل برد او انظر الی الطعام و بعد از کسرہ تفصیلے دارد یعنی
اگر بعد از کسرۃ اصلیہ متصل واقع شود و بعد از کسرۃ عارضی باشد مانند
ارجعوا و بعد کسرہ منفصل مثل ربہ ارجعیا بعد از وی حرفی از حروف مستعلیہ
باشد مثل مرصاد و قرطاس و فرقۃ مفخم ادا کردہ شود و در کلمہ فرق
کالطود العظیم در سورۃ شعرا دو وجہ است ترقیق و تفخیم و راے
وقفی چون بعد از فتحہ یا ضمہ واقع شود مستقر و بشرا تفخیم باید کرد و بعد از کسرہ
ترقیق قد قدر واگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن یا مثل خیر و خبیر
مرقق است والا نظر با قبل او باید کرد اگر ما قبل او مفتوح است یا مضموم
مثل قدر و کفر تفخیم باید خواند مگر در کلمہ واللیل اذا یسر
در سورۃ والفجر کہ در آن دو وجہ است اما ترقیق اولی است کما فی النوبری

الطیبۃ للشیخ محمد الجزری رحمۃ اللہ و اگر مکسور است با ریک مانند خیر گر در دو کلمہ کہ آن ہم بمعنی و قطعی ست کہ درین جا وجہ است لکن او سے و مصر تفخیم است و در وصل ترقیق وصل ششم اگر بعد از حروف مدہ کہ الف ساکن ماقبل مفتوح و واو ما قبل مضموم و یاے ساکن ماقبل مکسور ست ہمزہ واقع شود خواہ در یک کلمہ کہ آنرا مد متصل نامند چون اولئک و سوء و جیئ و خواہ در دو کلمہ کہ آنرا مد منفصل خوانند چون بما انزل و قالوا امنا و فی انفسکم و لا تبصرون امام عاصم دران ہر دو نوع مقدار چہار الف مد می کشند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواہ مشدد مثل و لا الضالین و اتحاجونی و خواہ مخفف مانند مد ات فواتح سورہ الم و المص و المر و کھیعص و طسم و یس و ص و حم عسق و ق و ن است نزد جمیع قرا مقدار سہ الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف مدہ سکون عارضی کہ بسبب وقف عارض شود در مانند یوم الدین و بیدہم الحساب و یوقنون دران جمیع قرا را سہ وجہ است مد سہ الفی و الفی و یا الفی کہ عبارت از طول و توسط و قصر است چون موقوف علیہ ہمزہ باشد مانند کما امن السفہاء دران مد الفے و دو الفے و یک الفے روا است از برائے آنکہ ہمزہ بہ نسبت مد است و آن موجود است خاتمہ بدانکہ دانستن و خواندن قرآن بتجوید کہ آن عبارت از دادن حروف حقہا است حق آن حروف فرض عین و لازم است بر ہر کس کہ قرآن خواند از برائے آنکہ تجوید نازل شدہ و ہمچنین از آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بواسطہ اساتذہ رسیدہ

بلکہ بسیارے پس تارک آن آثم باشد و نا خواندنش اولیست از خواندن او چنانکہ
در شرح مقدمہ جزری آوردہ اگرچہ فقہائے عظام بسبب آنکہ نماز فرض عین ست
در زلت و خطا کردن بعضے جا از تجوید و صفت کردہ نماز را جائز داشتہ اند اما ترک
امامت اینچنین کس فرمودہ اند معلوم است کہ بعضی خطا در زلت فعلے باشد سہوہ
نہ اختیار از کسے کہ دانائے آن باشد صادر شدن است نہ آنکہ چیزی را کہ بندہ
او را زلت گویم چنانکہ در وسیلۃ السعادت کہ یکے از کتب فقہ معتبر ست آوردہ کسیکہ
از ادائے حروف و رعایت قواعد قرآنی عاجز باشد برو لازم است کہ باقی عمر خود صرف
در روز و شب تعلیم آن بکوشد و الا نمازش جائز نیست کما فی الفتح القدیر المعروف بابن الہمام
شرح الہدایہ و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل است و ادائے آن غلط محض
پس روا نیست کہ فرض را از برائے نفل ترک کند چنانچہ در فتوای کبیر آوردہ
است و او عبارت از ترک غلط قواعد قرآن است از استادان ماہر کما
فی الدقائق المحکمہ شرح المقدمہ للشیخ الامام محمد بن الجزری رحمہ اللہ و الا قاری قرآن ہم
و داخل حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رُبَّ قاری القرآن
وَالقرآن یَلعَنُہٗ میشود چنانکہ در شرح مقدمہ ابن المصنف آوردہ کہ چون کسی
خود را ازین نقل محروم سازد کہ سبب قرب اللہ تعالے باشد چنانکہ امام احمد
حنبل مرتب اللہ تعالے را در خواب دید و پرسید کہ بار خدایا چہ باشد کہ سبب
آن تقرب بحضرت تو توان کرد حکم شد کہ بکلام ما ای احمد عرض کرد یا رب با فہم یا بے
فہم حکم شد با فہم یا بے فہم چنانکہ در احیاء العلوم آوردہ کہ اگر قرآن ایستادہ
در نماز بخواند بمقابلہ ہر حرفی صد حسنہ عطا میشود و اگر نشستہ بخواند پنجاہ حسنہ و در

امام عاصم بوده اند مردم این دیار بمذهب ایشان اند واین قرارت بمردمان ازیشان
رسیده وحضرت امام همین قرارت اکتفا کرده اند از برای آنکه حضرت ایشان عمر از
علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در صلوة مسعوده آورده و رموز قرارت
بطریق امام شاطبی ازین بیت بدر می آید شعر ابجد هوز حطی کلم نضع قفا
رست لکل اماء و حرف تمیزا تحصلا یعنی الف امام نافع ب قالون
ج ورش د ابن کثیر ه بزی ز قنبل ح از امام ابو عمرو ط دوری
ی سوسی ک امام ابن عامر ل هشام م ابن ذکوان ن امام عاصم ص
ابو بکر ع حفص ف امام حمزه ض خلف بزاز ق ابو عیسی خلاد ر امام
کسائی س ابو الحارث ت دوری فقط الله تعالی اعلم قد تم بفضل الاعظم

نظم وقوف قرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه وقوف منازل قرآن است از برای استراحت نفس چون قاری را لابد مود
از وقف کردن باید که بموضعی وقف کند که سخن تمام گردد از برای آنکه وقف قطع سخن
بالعد آن پس اگر قطع جای کند که کلام متصل باشد یا وصل جای کند که کلام منفصل
باشد متغیر و معکوس شود و نا مفهوم گردد بلکه بعضی جا کفر لازم آید پس لازم که خوب
فهمیده قرآن بخوانند که در خطا نیفتند این نظم را رعایت کنند که از خطا باز مانند نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون — تا ترا در وقف باشد رهنمون
میم وقف لازم است مگذر از و — گر گذشتی بیم کفر است اندر و
طا چو وقف مطلق آمد مر ترا — مگذری زو هر کجا یابی مرا

بهم جائز مگذری زو هم روا ست — لیک استادان درو بهتر تراست

زا مجوز استی بجبر و در خور است — لیک بگذشتن ازان اولی تر است

صاد را ق غفا مرخص خوانده اند — جمله قرا در تنفس مانده اند

قا وقف لیکن هر کجا باشد دران — قبل پنداری میان واقفان

گر بافلے ته صله در وجه نشان — وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان

وقف کن هر جا که آیت بنگری — وگرش یابی حرف بگذرے

خطا با خطا داده اند اینجا بدان — گر علامت خطا بود اظهار دان

کفت ها لهم چند بیتی در دو حرف — عفو کن تو اینقدر بوده وقوف

خوش بهم نعمت گرش یادش کنے — در بخوانی فاتحه شادش کنے

و علامت پنج آیت هر و علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و هر که بصریان آیت
نوشته اند بخلاف آنجا این علامت نوشته اند لب و علامت پنج آیت خب
و هر جا که نزد بصریان عشره است این شکل نوشته اند ع عشر عند البصریین و
هر جا که آخر قصه است یا سخن تمام است یا امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در
نماز جمعه آنجا رسیده است و برکوع رفته است این شکل نوشته است یعنی
رکوع عثمان رضی الله عنه و عدد آیات رکوع بحساب هندسه با حرف علی نوشته اند

تمام شد رساله مقصود القاری

نظم خوش بیان

آیت قرآن که خوب و دلکش اند — شش هزار و شش صد و شصت شش اند

یک هزارش وعده و یک هزار وعید — یک هزارش امر و یک نهی شدید

یک ہزار او مثال اعتبار — یک ہزار ش قصہ ہای بشمار

بالصد بحث حلال ست و حرام — صد از ان تسبیح صبح و ورد شام

شصت و شش را انست منسوخ از حساب — در عمل نه در قرائت نه کتاب

یکصد است و چارده سوره دران — چارده سجده و گر دو وقف دان

ایضاً

گفت یک مرد فقیہی ہوشمند — لفظ الله در کلام احمد چند

گفتمش بشنو به من ای نامدار — دو ہزار و پانصد و ہشتاد و چار

رقم شش چہار باز نویس — بہر تحصیل آیت عقد آن

نصف اول ز چہار منسوخ است — اولین نصف دوم شش گردان

سدس تسبیح پنج سدس دگر — حل حرمت نموده اند بیان

باقی وعده وعید و مثل — قصص و امر و نہی در یکسان

۶۶۶۶

۶۶ منسوخ

۶۶۰۰ تفصیل

۶۰۰ بدین تفصیل — ۶۰۰ بدین تفصیل

آیت وعده ۱۰۰۰ — آیت وعید ۱۰۰۰ — آیت تسبیح ۱۰۰۰ — آیت حلل ۲۵۰

آیت مثل ۱۰۰۰ — آیت قصص ۱۰۰۰ — آیت حرف

آیت امر — آیت نہی ۱۰۰۰

فائده منقول ست از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش ہزار و شش صد و شصت اند چہار صد آیت در تعویذات

است و یک ہزار و دو صد در شرائع اسلام و یک ہزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص و چہار صد در معاملات است و یک ہزار و دو صد در جرائم و یکہزار و در زیادت رزق و ہشتصد در جہاد و پانصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۰

منتخب قصیدة القرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا و مدح خدا — نعت پیغمبر و رسل ہا اے
بشنو این چند بیت تا گردے — مطلع بر قواعد قرا
نون تنوین نون ساکن را — چار حال ست با حروف ہجا
اول ادغام و دیگرے اظہار — سومی قلب چارمی اخفا
ہست در حرف یرملون ادغام — غنہ در واو میم و نون با یا
ہست در شش حروف حلق اظہار — حرف قلب است با چو انبئنا
در حروف بقیہ اخفا ساز — گر شود غنہ ہم در و پیدا
لام اللہ را بکن تفخیم — فتح و ضم قبل او بگیرو ہمنا
ور بود کسره پیشتر زان لام — چون قل اللہ کن رقیق ادا
را چو مفتوح گشت و یا مضموم — ساز تفخیم تا رہے ز خطا
رائے مکسور را بکن ترقیق — چونکہ ساکن بود نظر بکشا و
ہین کہ ما قبل گر بود مفتوح — یا کہ مضموم ہمچو مرسیہا
ساز تفخیم ور بود مکسور — غیر ترقیق نیست ہیچ روا

تا شود مستفید از ین ابیات	حق رساند بمقصد اقصا

تمام شد قصیدۃ القراۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر بھلا ہی پرہیزگارونکا
اور درود اور سلام اللہ اوتارے اپنے رسول پر جنکا نام مبارک محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی اور اونکے ساری آل واصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک
رسالہ ہی کہ جملا ہو رکھتا ہی تجوید کے قاعدون سے پہلی فصل اظہار
کے بیان مین جانو کہ نون ساکن یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس
اوے تب اُس نون اور تنوین کو اظہار کرکے پڑھین یعنے زبان سے
ادا کرین اور حروف حلق کے یہ ہین ا ہ ع غ ح خ جیسے من اٰمن رسولٌ
اٰمنین من ہادٍ سلامٌ ہی من علمٍ سمیعٌ علیمٌ فان حکمتَ
عفوٌ حلیمٌ من غلٍّ عزیزٌ غفورٌ من خیرٍ قردۃً خاسئین
دوسری فصل اخفا کے بیان مین اور اخفا کرکے پڑھین یعنے
زبان پر نہ ظاہر کرین پوشیدہ کرکے ادا کرین نون ساکن اور تنوین کو
غنہ کے ساتھ یعنے ناک مین آواز لیجا کے ادا کرین جب وہ پاس آوی
ان پندرہ حرفون کے ت ث ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف ق ک
ینطقون لن تنالوا جنّاتٍ تجری من تلقی الّیل ساعۃً
ثجّاجاً من جاءٍ وغسّاقاً فاجزاءٌ من دون اللہ دکّاً دکّاً
منضودٍ صواباً ذالک ینزل یومئذٍ زرقاً من سوءٍ کثراً

سَوِیًّا مِنْ شَیْءٍ لِنَفْسٍ شَیْئًا مِنْ صَیَاصِیْهِمْ رِجَالٌ صَدَقُوْا مِنْ ثَمَرَةٍ قَوْمًا ضَالِّیْنَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ قَوْمًا ظَالِمِیْنَ قَوْمًا طَاغِیْنَ مِنْ طِیْنٍ مِنْ فِئَةٍ کِتٰبًا فَقَدْ قَوْمٍ مِنْ قَرَارٍ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ کَانَ

تیسری فصل بابِ قلب یعنے ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلا کرنے کے بیان میں اور جب نون ساکن یا تنوین کے پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین میم ہو جاوے مگر وہ میم پوشیدہ پڑھی جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح مِنْ بَعْدُ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا چوتھی فصل میم ساکن کے بیان میں جب میم ساکن با کے پاس آوے تب جائز ہے اخفا یعنے پوشیدہ پڑھنا اسکا جائز ہے اظہار یعنے ظاہر پڑھنا اسکا اور اخفا کرکے پڑھنا بہتر ہے جسطرح وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے تو ضرور ہوا ادغام یعنے ایک کو دوسرے میں ملانا غنہ کے ساتھ جسطرح فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ اور جب میم ساکن با اور میم کے سوا اور حرف کے پاس آوے تب اظہار کرکے پڑھی جاوے خصوصاً جب واو اور فا کے پاس آوے جسطرح عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ لَعَلَّهُمْ فِیْهَا پانچویں فصل غنہ کے ساتھ ادغام کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو کے پاس آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو میں ملا کے غنہ کے ساتھ پڑھے جاویں جسطرح اَنْ یَّضْرِبَ یَوْمَئِذٍ یَّصْلُحُ مَنْ یَّشَآءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

میں وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ اور جو اُسکے مانند ہو مگر صِنْوَانٌ بُنْیَانٌ اور دُنْیَا
اور قِنْوَانٌ ادغام نکریں اور واجب ہے غنہ میم اور نون میں جب
دونوں مشدد ہوں جسطرح ثُمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اُسکے مانند ہیں
چھٹی فصل ادغام بلاغنہ کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین
را اور لام کے پاس آویں تب نون ساکن اور تنوین را اور لام میں بلا
غنہ ادغام کیے جاویں جسطرح مِنْ رَّبِّھِمْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مِّنْ لَّدُنَّا ھُدًی
لِّلْمُتَّقِیْنَ ساتویں فصل بیان میں ادغام مثلین کے مثلین کے معنے
یہ کہ ایک ہی حرف دو بار پاس پاس آوے ادغام کیا جاتا ہے سب حرف
ساکن اپنے مثل میں یعنے ایک ہی حرف دو بار آوے پہلا ساکن ہو اور
دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک میں ملجاوے جسطرح فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُھُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ مَا كَذَبَ تْ صَلَاتُكَ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ
اور جو اُسکے مانند ہیں مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ یَوْمٍ کے بیچ میں
ادغام ہوتا اسواسطے کہ ایسے مقام میں ادغام ہونے سے اُس حرف کے
مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اسیواسطے ایسے مقام میں ادغام درست
نہیں ہے فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہیں یعنے واو الف یا ساکن اور
اُسکے پہلے حرف کی حرکت اُسکے موافق یعنے واو ساکن کے پہلے ضمہ اور الف
کے پہلے فتحہ اور یا ساکن کے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا لَنَا فِیْ تو ایسے مقام
میں جو ادغام کریں تو مدہ باقی نرہے اُسکے صورت بھی اور ہوجاوے مثلاً
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا میں ادغام کریں تو اٰمَنُّوْ ہوجاوے اور فِیْ یَوْمٍ میں ادغام

کرین تو خفی ہو جاوے آٹھوین فصل بیان مین ادغام متماثلین
اور متجانسین کے یعنے وہ حرف جنکا مخرج پاس پاس ہو انکے ادغام کو بیان
مین ادغام کیا جاتا ہو تا طا مین جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہو جیسے
طا تا مین جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَ اور ادغام کیا جاتا ہو دال کو تا مین
جسطرح اُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا مَا عَبَدْتُّمْ كِدْتَ اور ادغام کیا جاتا ہو ذال کو
ظا مین جسطرح اِذْ ظَّلَمُوا اور لام را مین جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اسکے
مانند ہین اور بَلْ رَانَ مین حفص کی روایت مین ادغام نہین ہوتا ہے یعنے
حرف کو ظاہر پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مَنْ رَاقٍ مین بھی ادغام
نہین ہوتا حفص سے روایت ہو کہ با میم مین اور ثا ذال مین ادغام کیا جاتا ہو
فقط عاصم کے نزدیک جسطرح یَا بُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا يَلْهَثْ ذَّٰلِكَ نوین
فصل را کے تفخیم یعنے پُر پڑھنے اور را کے ترقیق یعنے باریک پڑھنے کے
بیان مین را پُر پڑھی جاتی ہو جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہو جسطرح رَبَّنَا رُزِقُوا
اور باریک پڑھی جاتی ہو جب مکسور ہوتی ہو جسطرح رِجَالٌ بِرِزْقِهٖ پُر پڑھنا
اور باریک پڑھنا کب ہو جب را متحرک ہو یعنی اسکو فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را
ساکن ہوگی تب اسکا یہ حال ہو کہ اگر را ساکن ہوگی اگر ما قبل اسکے فتحہ
یا ضمہ ہوگا تو پُر پڑھی جاوےگی جسطرح قَرْيَةٍ قُرْبَانًا اور اگر را ساکن ہوگی
اور ما قبل اسکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاوےگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ مگر
جب ما قبل را ساکن کے کسرہ عارضی ہوگا یعنی اصل مین وہ کسرہ نہ ہو بلکہ پیچھے
آیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن ہا ہوگا پیچھے سے اسکو کسرہ ہوا ہوگا تو اسوقت وہ پُر

پڑھی جاویگی جسطرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا یا را ساکن جسکے ما قبل مکسور ہے
حرف استعلا سے پہلے ہی اور حرف استعلا کے ساتھ ان الفاظ میں سب جمع
ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ تب بھی وہ را پُر پڑھی جاویگی جسطرح قِرْطَاسٍ فِرْقَۃٍ
مِرْصَادًا فِرْقٍ کی را پُر اور باریک پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے
کہ پُر پڑھینگے کیونکہ را کے بعد حرف استعلا کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ باریک
پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہے اسواسطے کہ را کے پہلے بھی
کسرہ ہے اور را کے بعد بھی کسرہ ہے لیکن پُر پڑھنا لوگوں کا معمول ہے اور
اگر ما قبل را کے یاے ساکن ہو تو وقف میں وہ را باریک پڑھی جاویگی
جسطرح خَیْرٌ بَصِیْرًا اور اگر اسکے ما قبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور
اس ساکن حرف کا ما قبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاوے جسطرح اَلْقَدْرِ
اَلْیُسْرَ تَجْرِیْ بِاَمْرِہٖ اور اگر اس ساکن حرف کا ما قبل مکسور ہو تو را
باریک پڑھی جاوے جسطرح ذِکْرٍ شِعْرٍ اور سوا اسکے وصل میں

فصل

لام کے باریک اور پُر پڑھنے کے بیان میں لام سب مقام میں باریک
پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ میں پُر پڑھا جاتا ہے سو کب کہ جب اسکا ما قبل
مفتوح یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰہُ یُحِبُّ خَتَمَ اللّٰہُ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ
لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ اور ما نند اسکے اور اگر اللہ کی لفظ کے ما قبل کسرہ ہو تو باریک
پڑھا جاوے خواہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں ملا ہے جسطرح
بِاللّٰہِ لِلّٰہِ اور خواہ وہ کسرہ اس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں نہیں ملا ہے
اور ما قبل لفظ اللہ کے ہو جسطرح اٰیٰتِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اور سوا اسکے

فصل ہای ضمیر کے بیان میں یعنے جو ہا اشارہ کے واسطے آتی ہے اور اس ہا کے
معنے اس ہوتی ہیں سو اسکا بیان یہ ہے کہ قاری قرآن سے وصل کرتے ہیں یعنے
ملاتے ہیں ہا کو جسوقت کہ ہا کا ما قبل اور ما بعد کا حرف متحرک ہے یعنی اسکو فتحہ یا کسرہ
یا ضمہ ہوا اور ملانے کی حقیقت یہ کہ اس ہا میں اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کریں اگر
ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کریں اور یا و او جو زیادہ کریں سو مدہ ہوا اور مدہ معلوم
ہو چکا جسطرح لَہٗ بِہٖ اور اگر ہا کے ما قبل کا حرف ساکن ہو گا تو نہ ملاوینگے
جسطرح عَلَیْہِ فِیْہِ مِنْہُ مگر ابن کثیر اس صورت میں بھی ملاتے ہیں اور
حفص بھی انکے موافق ہیں فقط فِیْہٖ مُہَانًا میں اور یَرْضَہُ لَکُمْ میں
نہیں ملاتے ہیں کیونکہ اصل میں یہ یرضاہ لکم ہے تو ہا کے پہلے سکون نہیں ہے
حرکت نہیں ہے حرف شرط کے آنے سے الف گرا ہے تو حقیقت میں ہا کے پہلے سکون
ہے اسیطرح جو سورہ ہود میں نفقہ اور لکم ثلثہ سورہ مریم میں اور لکم
بینکہ سورہ علق میں ہے انمیں بھی نہیں ملاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہیں ہے
بلکہ اصل لفظ کی ہا ہے اور ملاتے ہیں مانند نُوْتِیْہٖ نُوَلِّہٖ نُصْلِہٖ
کے لفظ میں اور جو اسکے مانند ہے فائدہ اور مصنف رحمۃ اللہ نے ایک چیز
کو مفصل نہ بیان کیا اور مدکے اشارہ سے پوچھا گیا اسواسطے اسکا ذکر
چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہو گا تو مد نہ سکینگے بلکہ
اس ساکن حرف میں ہا خود ملجاویگی جسطرح بِہِ اللّٰہُ لَہُ الرَّسُوْلُ وَحْدَہٗ
اشْمَأَزَّتْ بارھویں فصل قلقلہ کے حرفوں کے بیان میں اور
حرف قلقلہ کے پانچ ہیں ان دونوں لفظ میں سب جمع ہیں قطب جد

بیان قلقلہ کا ان حرفوں میں ضرور ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہوں وقفاً یا وصلاً
کے درمیان میں تو قلقلہ کیا جاوے جسطرح یَقْتُلُوْنَ قُطِبَتْ یَجْعَلُوْنَ یَدْخُلُوْ
اور اگر حرف قلقلہ کا وقف لیتے وقت ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا جاوے
جسطرح خَلَاقٍ صِرَاطٍ عَذَابٍ بَهِیْجٍ شَدِیْدٍ فَابْدُوْا اور قلقلہ اسواسطے
نام ہوا کہ ان حرفوں کے ادا کرنے کے وقت میں گویا زبان کو جنبش
ہوتی ہے خصوصاً وقف کی حالت میں اور قلقلہ کے معنی لغت میں آواز
اور جنبش دینے کے ہیں خلاصہ یہ کہ حرف قلقلہ کو سکون اور وقف
کی حالت میں ذرا سی حرکت دیتے ہیں نہ اسقدر کہ تشدید معلوم ہو
اور نہ اسقدر حرکت دیں کہ سکون جاتا رہے اور پوری حرکت ہو جاوے
باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہے تیرھویں فصل حروف استعلا
کے پر پڑھنے کے بیان میں حرف استعلا کے سات ہیں خ ص ض
غ ط ق ظ جیسا کہ اوپر گذر چکا استعلا اسواسطے نام پڑا کہ انکے ادا کے
زبان منھ کے اندر اوپر کیطرف اونچی ہوتی ہے سو استعلا کے حروف پُر پڑھے جاوینگے
خصوص کر ان میں سے جو حروف مطبقہ ہیں زیادہ پُر پڑھے جاوینگے اور مطبقہ
حرف چار ہیں ص ض ط ظ انکو مطبقہ اسواسطے کہتے ہیں کہ ان حرفونکے
ادا کرتے وقت زبان اوپر کے تالو میں لگتی ہے چودھویں فصل مد کے بیان
میں حرف مد کے تین ہیں الف واو یاے ساکن اور ما قبل کی حرکت انکے
موافق یعنی الف کے ما قبل کو فتحہ اور واو ساکن کے ما قبل کو ضمہ اور یای ساکن
کے ما قبل کو کسرہ ہے سو حرف مد کے پاس ہمزہ آوے اور دونوں ایک لفظ میں

ہوں تب مد کیا جاوے اور اس مد کو متصل اور مد واجب کہینگے جس طرح
اُولٰٓئِكَ مَلٰٓئِكَةٌ جَآءَ وَشَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءُ اور جو اسکے مانند ہو اور اگر وہ ہمزہ
ایک لفظ میں ہو اور حرف مد کا دوسرے لفظ میں تو اس مد کو منفصل کہینگے
اور منفصل میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں جس طرح بِمَآ اُنْزِلَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قُوْٓا
النّا فِيْٓ اُمِّهَا اور جو اسکے مانند ہو فائدہ متصل اور منفصل کو چار
الف کے برابر کھینچتے ہیں اور الف کا اندازہ یا تو معتبر قاری کی قراءت
کے سننے سے معلوم ہوتا ہے یا انگلی بند کرنے سے یعنی ہر الف کے واسطے
ایک بار انگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الف کی مد میں چار بار انگلی بند
کرے اور تین الف کی مد میں تین بار اور ایک الف کی مد میں ایک ہی بار بند
کرے اور قصر کا اندازہ ایک الف برابر کھینچنے کا ہے اور جب حرف مد کے پاس
حرف مدغم یعنی مشدد آوے تو اس مد کو مد ضروری اور لازمی کہینگے جس طرح
وَلَا الضَّآلِّيْنَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اور مانند اسکے
اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت میں باقی رہے اور جسکا سکون وصل یعنی آگے ملا کے پڑھنے
میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مد کیا جاوے اور اسکو مد لازمی
کہینگے جس طرح آٰلْـٰٔنَ ءَآللّٰهُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہے یعنی
آلْـٰٔنَ کے لام کو آگے نہیں ملاتے اور دوسری مثال وصل کی ہے
یعنی ءَآللّٰهُ کے لام کو سکون کرکے آگے ملاتے ہیں جیسا کہ تشدید پڑھنے کا
دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جسکا سکون وقف کی

ہو یعنے ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونوں حالت میں اسکا سکون جدا نہو تو
اسکو مد لازم تحقیقی کہتے ہیں جسطرح الٓمٓ طٰسٓمٓ صٓ قٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ اور یہ
مد کرنیکا سبب سکون ہی ہوتا ہے اور مد یعنے ان حرفوں میں جنمیں مد ہو حرف مدہ
کا ہونا اور اسکے بعد سکون ہونا جسطرح لام میں الف حرف مدہ کا ہے اور میم پر
سکون اور سین میں یا حرف مدہ کا اور نون پر سکون اور نون میں واو
حرف مدہ کا اور نون پر سکون تو ان حرفوں کا سکون ہرگز جدا نہیں ہوتا چاہے
وقف کرو چاہے ملا کے پڑھو جسطرح نٓ وَالْقَلَمِ نٓ وَالْقَلَمِ دونوں طرح
پڑھنے میں حرف نون کے آخر میں جو نون ہے اسکی آواز میں سکون رہتا
ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت میں باقی رہے اور وصل کی حالت میں نہ باقی رہے تو اسمیں طول
یعنے تین الف برابر اور توسط یعنے دو الف برابر اور قصر یعنے ایک الف برابر
تینوں درست ہیں جسطرح یَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ اور مانند اسکے اور اسکو مد
عارضی کہینگے اور ہمارے واسطے یعنے قرآن پڑھنے والوں کے واسطے اور
چھ مد ہیں مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم
اور مد بدل اور مد تمکین مثال مد لازم مظہر کی جسطرح حروف مقطعات اور
حروف مقطعات یہ ہیں الٓمٓ المٓصٓ الٓرٰ المٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ
یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطرح وَالصّٰٓفّٰتِ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جسطرح الرَّحِیْمُ
اَلدِّیْنِ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّحِیْمِ مَّلِكِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا

ابی عمرو کی قراءت میں جیسے ابوعمرو کی قراءت میں الرحیم کے میم کو مالک کی میم
میں اور والصٰفٰت کی تا کو فالزجرات کی تا میں ادغام کرتے ہیں اور مثال ابدال
کی جسطرح امنت انزل اتینا اور نا ابتدا سکے اور مثال تسہیل کی ءاذا
یعنی معاذیرہ الذی یکذب اور نا ابتدا سکے اور حرف مد کا جو لین ہے
یعنے حرکت ناقص کی اسکے موافق نہیں ہے سو مد کیا جاتا ہے وقف کی حالت
میں اور وصل کی حالت میں نہیں جسطرح خوف بیت الصیف
منتج اور جو ابتدا سکے ہے اور بعد کا علم پورا اور صحیح ہے اور اسکی تفریق کو
پھر جانا اور سیکھنا ہے تمام ہوا ترجمہ زینت القاری کا خاتمہ علم تجوید میں
ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر جو تمام عرب میں مشہور ہے عربی زبان میں تھا اسکا
ترجمہ ہندی زبان میں خاکسار علی جو غوری مشہور کرامت علی نے کیا اور
جابجا اسکی شرح بھی دوسری کتابوں سے کردی اور جو بعضے مضمون ترجمہ میں آنے
مشکل تھے تو اُسکو اپنے قاریوں کے پیشوا حضرت سید ابراہیم ابن سید محمد مدنی سے
تحقیق کرکے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اُسکو اُستاد
موصوف سے پوچھا فرمایا زینت القاری بعد اسکے سنا چاہیے کہ مصنف
نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف کی ادا کی رعایت
کا نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصل میں معتبر کتابوں سے مثل
جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینوں کا بیان کردیا کہ لوگ اسکو
لیکے دوسری کتاب کے محتاج نہوں آمین اسکو بھی یاد رکھیں

فصل

پندرھویں مخارج حروف کے بیان میں مخارج یعنے نکلنے کی جگہ مخارج

حروف یعنے حرفوں کے نکلنے کے مقام اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور
تو انتیس ہیں مگر لا کو چھوڑ کر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہیں کیونکہ لا کوئی
حرف علیحدہ نہیں ہی بلکہ لام الف سے ملا ہی اور یہاں منظور ہی اکیلے اکیلے حرفوں کا بیان
اور ہمزہ داخل ہی اس بیان میں اور الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہی کہ الف پر کوئی
حرکت نہیں آتی ہی نہ جزم جیسے ما و لا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہی جیسے اللہ اور کبھی جزم
جیسے جئتم یا مر اب بیان مخارج کا مفصل سنو حلق میں تین مخرج ہیں اقصے
یعنے حلق کی تمامی شکم کی طرف اور اوسط یعنے بیچ حلق اور ادنی یعنے حلق کا
سرا منھ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصے حلق ہی اور الف تو فقط ایک ہوا ہی
کہ اندر سے نکلتی ہی اور اسیطرح وا اور یا جو مدہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ہوا ہیں
اور جو واو یا مدہ نہیں ہیں اُنکے واسطے تو مخرج مقرر ہی جیسا کہ آگے آویگا اور
بعضوں کے نزدیک الف کا مخرج اقصے حلق ہی اور اوسط حلق سے دو حرف
نکلتے ہیں ع ح اور ادنی حلق سے دو حرف غ خ اور منھ میں دس مخرج ہیں اور
اٹھارہ حرف اُنسے نکلتے ہیں پہلا مخرج ق کا اقصا زبان اور اقصے اوپر کے
تالو کا اقصا یعنے شکم کیطرف دوسرا مخرج ک کا اقصا زبان اور اقصے اوپر کے
تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کیطرف یعنے منھ کیطرف ہٹ کے تیسرا مخرج ج
ش ی کا زبان کے درمیان اور اوپر تالو کے درمیان سے چوتھا مخرج ض کا زبان کے
کنارے اور منھ کے کنج سے اور دانتوں کڑی کے پاس سے اور اس حرف کو دونوں طرف
سے پڑھ سکتے ہیں مگر بائیں طرف سے بہت آسان ہی اور نقل ہی حضرت امیر المومنین
عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ یہ صاحبین دونوں طرف سے

خوب ادا کرنے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ انکے ادا کرنے کے وقت ہوا بیچ
کہ منھ پر سکن پڑے پانچواں مخرج ل کا آخر زبان یعنے زبان کی نوک جب کے
پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں
کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس اور دماغ سے ساتواں مخرج ر کا زبان
کے سرا اور پر کے دانتوں کے اندر سے اور مخرج اسکا نون کے مخرج کے
پاس سے آٹھواں ن د ت کا زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے
نواں مخرج ط ذ ث کا زبان کے سر کی تیزی یعنے زبان کی نوک اور اگلے
دانتوں کے کنارے یعنے باڑھ سے دسواں مخرج ش ص س کا زبان
کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے اور ہونٹھ میں دو مخرج ہیں انسے
چار حرف نکلتے ہیں پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر اور اوپر کے
دانتوں کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونوں ہونٹھوں کے بیچ
میں سے اور دماغ میں ایک مخرج ہی اس سے دو حرف نکلتے ہیں ایک
یہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہیں جب سکون اور اخفا کی حالت میں
ہوں فصل سترھویں بیان میں حرف کی رعایت کرنے کے یعنے
اسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ لحن
دو قسم ہی جلی اور خفی لحن کہتے ہیں اعراب چوکنے کو یا لفظ میں اسکی
اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہیں حرف کے مخرج چھوڑنے
کو اسطرح پر کہ حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ت اور ص اور
ص س میں اور ذال اور زا اور ض اور ظ میں اور ث اور سا اور ت اور ط میں اور

ح اور ہ میں اور ق اور غ میں فرق کرے تاکہ انکے مخارج آپس میں ملجاویں
اور دوسرے میں بات کا خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایک قسم کے
آویں خواہ وہ دونوں ایک لفظ میں ہوں مگر متحرک ہوں مانند فَخُذ
سکے خواہ دو لفظ میں مانند یَطْبَعُ عَلٰی کے تو ایسے مقام میں چاہیے کہ ایسا
پڑھے کہ ادغام نہو جاوے یا دونوں میں سے ایک گر نہ جاوے اور اسکا بھی
خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایسے آویں کہ جنکا مخرج پاس پاس ہو مانند
اَلَمْ اَعْهَدْ اور تَطَوَّعَ خَیْرًا کے تو انکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ کو خوب
ادا کرے اور قاریوں نے کہا ہے کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ ناف
ہلجاوے اور جہاں دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ میں آویں مانند ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور
ءَاَنْتُمْ کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سست نہ پڑھے جاویں فائدہ
یعنے دو ہمزہ دو کلمہ میں آویں پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل بدل
الف سے کرینگے جسطرح شَیْءٍ اِلٰی اور اگر ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سے کرینگے جسطرح
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا اور اگر وہ ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سے کرینگے جسطرح سُوْٓءُ
اَعْمَالِهِمْ اور تسہیل لغت میں سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہیں ب
جب یہ حرف کسی سے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک و نازک ادا
جیسا بَطَلَ اور بَقِیَ اور بَرْقٌ اور اَلْبَحْرٰتُ کے ادا کرتے وقت یہ خیال
رکھے کہ دال نہ ہو جاوے خاص کر جس وقت کہ ساکن ہو مانند لَقُلْتُ کے
اگر ت یہ حرف کے بعد آوے مانند تُوْلِكَ و مُسْتَطِیْرًا تَصْطَلُوْنَ کے تو ایسے
مقام میں خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وہ بھی یہ ہو جاوے اور اگر ف

پڑھی ہوا اور وصف تکرار کی بھی باقی رہے خاص کر جب مشدد ہو جسطرح
اَلَّذِیْ خَلَقَہُمْ کو خوب خیال رکھے کہ مت ر سے ل بدل جاوے خاص کر
کہ جس وقت کہ ر ساکن ہو اور بعد اسکے ف یا ج یا د یا ز یا ق یا ل یا ن آوے
جسطرح کہ اَرْسَلْنَا فَرْحَۃً تَرْدِیْ وَنَرْزُقُ بِرِزْقٍ فَارْتَہُ لِیُزْلِقُوْنَکَ
میں الْمُزْنِ میں کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ ر یا ض کی نہ ہو جاوے
خاص کر جب میں ساکن ہو اسکے ب یا ت یا ج یا ط یا ن آوے جسطرح
یَسْلُکُوْنَ مُسْتَقِیْمٍ الْمَسْجِدُ یَبْسُطُوْنَ الْحُسْنٰی ش کو چاہیے کہ خوب
ادا کرے تاکہ ج یا ز نہ ہو جاوے خاص کر جب ساکن ہو جسطرح یَشْکُرُوْنَ ص
کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ ذ کی بو نہ آ جاوے یا نہ حَرِصْتُمْ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ
سے خاص کر جب کہ اسکے بعد د آوے جسطرح اَصْدَقُ یَصْدُقُ نہ اور صِرَاط
کی لفظ کو خوب ادا کرے جسمیں تینوں حرف پُر ادا ہوں جن کو کہ سب حرفوں سے
زبان پر مشکل ہو چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظ یا ذ یا ز کے نہ ہو جاوے
خاص کر اسطرح کی لفظ میں اَنْقَضَ ظَہْرَکَ فَمَنِ اضْطُرَّ یَعَضُّ الظَّالِمُ
بَعْضَ ذُنُوْبِہِمْ وَاغْضُضْ یَغْضُضْنَ ط کو خوب حرفوں میں برابر سے
خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ ت کے نہ ہو جاوے خاص کر جہاں
کہیں کہ س اور ت کے درمیان ہو جیسا مانند بَسَطْتَّ کی یا اسکے
پہلے ت ہو مانند اَفَتَطْمَعُوْنَ کے یا اسکے بعد ت آوے مانند اَحَطْتُ
اور فَرَّطْتُ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَّ اور اَحَطْتُّ ایسی لفظوں میں جاننا چاہیے
کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کی ط اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی ہو اور

ت کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ اطباق اور استعلا
و تسفل کے معنے قریب ہیں کہ صفات حروف کی فصل میں بیان کرینگے ک کو
خوب نگاہ رکھے کہ ض اور ہا کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت کہ اسکے بعد
ت ہووے مانند اوعظت کے ع کو بہ ند پڑھنا چاہیے اور اگر اسکے
بعد ع آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہو جاوے جسطرح فاسمع
غ اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند یدعون یدع کے غ کو
نگاہ رکھنا چاہیے تا کہ خ یا ق کی بو نہ آجاوے خاص جسوقت کہ ساکن
ہو جسطرح نغتلے واستغفرہ غیر المغضوب ولا تزغ قلوبنا صغنا ف
کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ قے اور خے نہو جاوے خاص کر جسوقت
کہ اسکے بعد فا یا ب ہو مانند تلقف ما صنعوا ان نخسف لکم
ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اسکی صفت استعلا کی بجا نے پاوے اور
غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اسکے
بعد کاف آوے مانند خلق کل شیء کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیے کہ چ نہو جاوے
خاص کر جسوقت دو کاف آویں مانند نسلککم کے یا اسکے بعد حرف مہموسہ
آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اشتراک کو باریک اور
نازک ادا کرنا چاہیے خاص کر جس مقام میں کہ حرف استعلا کے پاس
آوے جسطرح ظل ضل یصلی الصلوۃ اختلط یسلطھم جعل اللہ
شغل اور مانند جعلنا قلنا قلکم قل نعم هل تعلم غلظة ملجا بل
جاء الحلد چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے

کو ایسا ادا کرے کہ پُر نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اسکے بعد پُر حرف آوے
جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مَا اللّٰہ ن کو چاہیے کہ محافظت کرے جسمین پُر نہو
جاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو اسوقت خوب لحاظ کرین کہ اخفا
نہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہووے جسطرح اَلْعَالَمِيْنَ يُوْمِنُوْنَ لَوْ کے
مقام پر اخفا نہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہین ہے اخفا کا مقام تو اور
ہے جیسا گذر چکا وَ مضموم یا مکسور ہو تب اِسطرح محافظت کرے
جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوُتٍ وَجُوْهُهُمْ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ خاص کر جسوقت
کہ وو، وا، و اکٹھا آوین اسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیے کہ اکٹھا
ہونا دو واو کا پانچ طرح پر ہے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا متحرک
اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اسکے موافق نہو یعنے ضمہ نہو تو اس جگہ ادغام
کرنا چاہیے جسطرح اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا دوسرے یہ کہ پہلا واو ساکن
ہو اور ماقبل اسکا مضموم تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ کو
ملاوین جسمین واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا
اور اسیطرح اس واو کو بھی ادا کرے جو ہاے ضمیر کے بعد آوے جسکو
ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذر چکے جسطرح فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا
تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے
واو کی اسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح وَ
وُرِيَ يَلْوُوْنَ دَاوٗدَ ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا
کرین چوتھے یہ کہ دونون واو متحرک ہون جسطرح وَوَجَدَكَ وَوَضَعَ

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ پانچوین یہ کہ پہلا واو مشدد ہوا اور دوسرا متحرک جسطرح
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تو ان سب مقام مین دونون واو کو خوب ادا کرے
کہ کو احتیاط کرنا چاہیے تاج کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت کہ انکے قریب
المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا مَّشْهُوْدًا سُجَّدًا یا کو
احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ دو یا
آنا دو یا کا چار طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری متحرک اور حرکت
اُس پہلی یا کی ما قبل اُسکے موافق یعنے کسرہ ہو تو اسکو اظہار کرنا چاہیے
یعنے صاف ظاہر کرین تاکہ ادغام نہو جاوے جسطرح فِیْ یُوْسُفَ فِیْ یَوْمٍ
اور اسیطرح پڑھین اُس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو ملاتے ہین آوے جسطرح
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہوا اور دوسری ساکن اور حرکت
اُسکی اُسکے موافق نہو جسطرح الْحُسْنَيَيْنِ تیسری یہ کہ دونون یا متحرک ہون
جسطرح فَلَنُحْيِيَنَّهٗ چوتھے یہ کہ پہلی یا مشدد ہوا اور دوسری متحرک جسطرح وَلِيِّيَ
اللّٰهُ لِاَيِّ يَوْمٍ ان سب صورتون مین دونو یا کو خوب درست ادا کرنا
چاہیے فائدہ حرف بوف کے تین ہین ب و ف اگر انمین سے
ایک حرف میم ساکن کے بعد آوے تو اُس میم کو اظہار کرتے ہین یعنے
اُس میم کو پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جسطرح عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ وَاَقِمْ وَجْهَكَ هُمْ فِيْهَا فَاَنْذَرْتُهُمْ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ لیکن میم کے بعد حرف بوف مین سے ب آوے تو اُسکے
اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف ہے بعضے اظہار کرتے ہین اور بعضے

فصل سترھوین حرفون کی صفات کے بیان مین اب جاننا چاہئے
کہ حرفون کی جو صفات ہین تو ہر صفت کی ضد مقرر ہی ضد کے معنے اوسکے
لیئے بعضی حرفون کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعضے کے واسطے
اُسکی اولٹی صفت مقرر ہے مثلاً بعضے حرفون کی صفت نرم ہے تو
بعضون کی صفت کڑی اور بعضون کی صفت دبی آواز ہے تو بعضون
کی بلند آواز سب کا بیان دل لگا کے سنو حرف مہموسہ دس ہین
ت ث ح خ س ش ص ف ک ہ ہمس کے معنے لغت مین دبی
آواز کے ہین تو ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہی یعنے انکی مخارج
پر اُنکے ادا کے وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہی بسبب
انکی کم زوری کے اسواسطے اُسکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس
ترکیب مین سب جمع ہین فحثہ شخص سکت اور ضد ان مہموسہ حرفو
کی مجہورہ ہی کہ اُنکے ادا کے وقت انکے مخارج پر ٹھہر سکتا ہی اور سانس
ٹھہر جاتی ہے تو دس مہموسہ ہوئے اور باقی اونیس حرف مجہورہ ہین ا ب
ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ی اور جو لکھا ہی کہ انتیس حرف تہجی کے
ہین انمین سے لام الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس اور یہان دس حرف مہموسہ
تھے اور پھر اونیس مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو یہان جدا جدا کرکے وہ حرف
ٹھہرایا اسواسطے اونتیس ہوئی نہین تو اٹھارہ ہی ہوتے اور وہان ہمزہ اور
الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین ب ت ج د ط ق ک شدت
معنے سختی شدیدہ سخت حرف یعنے وہ حرف کہ جو زور والے ہین اسیلئے انکی قوت

سے کہ سبب آواز جاری نہیں ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہی اور حروف شدیدہ اِس
ترکیب میں سب جمع ہیں اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفوں کی رخوہ
ہے یعنے نرم اور وہ پندرہ حرف ہیں ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ
ف و ہ ی اور پانچ حرف ہیں کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ میں ہیں ر ع ل م ن
اس ترکیب میں سب جمع ہیں لن عمر اور حرف مدہ کے تین ہیں اس ترکیب
میں سب جمع ہیں وای اور انکو حرف مدہ کا اسواسطے کہتے ہیں کہ انھیں میں
مدہ ہوتی ہی انکے سوا دوسرے حرف میں نہیں ہوتی اور مد کے معنے دراز
پڑھنا کھینچ کے پڑھنا اور ضد مدہ کی مقصورہ ہیں تو ان تین حرف کے
سوا سب مقصورہ ہیں یعنے کھینچ کے نہیں پڑھے جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے
پڑھتے ہیں قصر کے معنے کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات ہیں خ ص ط
ظ ض غ ق جیسا کہ اوپر گذر چکا انکو حرف استعلا اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے
پڑھتے وقت زبان منہ میں اوپر کیطرف بلند ہوتی ہی استعلا کے معنے بلندی
کو جانا اور ضد استعلا کی مستفلہ ہیں استفلا کے معنے نیچے ہونے والے تو حرف
استعلا کے سوا سب حرف مستفلہ ہیں اور حرف مطبقہ چار ہیں ص ض ط ظ انکو
مطبقہ اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کے تالو میں لپٹی ہے
اور ضد ان حرفوں کی منفتحہ تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے منفتحہ کے معنے
کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ انکے پڑھنے میں زبان کشادہ رہتی ہی
حروف صفیرہ تین ہیں ز س ص صفیرہ لغت میں چڑے کی آواز
کو کہتے ہیں ان حرفوں کو صفیرہ اسواسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت

میں ایک آواز ظاہر ہوتی مانند آواز گنجشک کے جسکو ہندی میں گوریا
کہتے ہیں اور ضد حروف صفیرہ کی جریسہ کے معنے بڑی آواز تو باقی حرفوں
میں بڑی آواز ہی اسواسطے جریسہ نام پڑا حرف تفشی ایک ہی شین تفشی کے معنے
لغت میں کشادگی اور پھیل جانے کے ہیں تفشی اسکا نام اسواسطے پڑا
کہ اسکے پڑھتے وقت منہ میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر پھیل
جاتی ہے اور حرف منحرفہ دو ہیں را لام منحرفہ معنے پھرنے والے انکو منحرفہ
اسواسطے کہتے ہیں کہ پڑھتے وقت یہ حرف اپنے مخرج سے پھر جاتے ہیں لام تو
اپنے مخرج سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہی اور را اپنے مخرج سے
پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہنچتی ہی اور حرف را میں صفت تکرار کی بھی ہے
تکرار کے معنے دہرانے اور دوبار کہنے کے ہیں گویا کہ را کے پڑھتے وقت تشدید
سی معلوم ہوتی ہی اس سبب سے کہ را میں نہایت قوت ہی اور ضد منحرفہ
کی ثابتہ ہے یعنے اپنے مخرج پر قائم رہنے والا تو لام اور را کے سوا سب حرف
ثابتہ ہیں اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا نہ معلوم ہونا پس را کے
سوا سب حرفوں میں عدم تکرار ہی حرف مستطیل ایک ہی ض مستطیل
یعنے دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت زبان
دراز کھینچی جاتی ہی یہاں تک کہ ضاد کے مخرج سے لام کے مخرج پاس زبان پہونچتی
اور ضد مستطیل کی قصیر ہی تو ضاد کے سوا اور حروف قصیرہ ہیں حرف
ہوائی ایک ہی ہوائی اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا
نکلتی ہے اور اسکو حرف جوفی بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ الف جوف سے نکلتا ہی

جوف منھ کے اندر یعنے یہ حرف منھ میں سے نہیں نکلتا ہے بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے
حرف علت کے چار ہیں ء و ا ی انکو حرف علت اسواسطے کہتے ہیں کہ انکا
حال بدلا کرتا ہے ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہیں انکو کبھی ساکن
کرتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں جیسا کہ صرف کی کتابوں
میں مفصل مذکور ہے اور علماء عربیت کے ہمزہ کو حرف علت میں نہیں داخل
کرتے انکے نزدیک و ا ی حرف علت کا ہے حرف قلقلہ کے پانچ ہیں ب ج
د ط ق اس ترکیب میں سب جمع ہیں قطب جد بیان قلقلہ کا گذر چکا
پس صفات حروف کی ہو چکی اور صفات حروف کی اور بھی کئی نام ہیں اسکو
بھی ذکر کرتے ہیں کہ کام آوے حروف حلقیہ یعنے جو حلق سے نکلے ء ہ ح خ ع غ
اس ترکیب میں سب جمع ہیں ءہح عَخَغَ اور حرف لہویہ یعنے جو تالو سے نکلے
ہیں ق ک اور حرف اسلیہ یعنے جو زبان کے سرے نکلتے ہیں ص س ز
اور حرف ذلقیہ یعنے جو زبان کی تیزی یعنے نوک سے نکلتے ہیں ظ ث ذ
اور حرف شجریہ یعنے جو منھ کے اندر سے نکلتے ہیں ج ش ی اور حرف لثویہ
یعنے جو مسوڑوں سے نکلتے ہیں ر ل ن اور حرف نطعیہ یعنے جو منھ کے
شکم اور تالو سے نکلتے ہیں ط د ت اور حرف ضبیہ یعنے جو زبان کے
کنارے سے نکلتا ہے اور اسکو ضرسیہ بھی کہتے ہیں ض اور
حرف شفویہ یعنے جو ہونٹھ سے نکلتے ہیں م ف ب و اور واسطے خوب
دریافت ہونے حال مخارج کے اس جگہ شکل وہاں مع مقام
مخارج حروف لکھدی گئی ہے

صورت المخارج
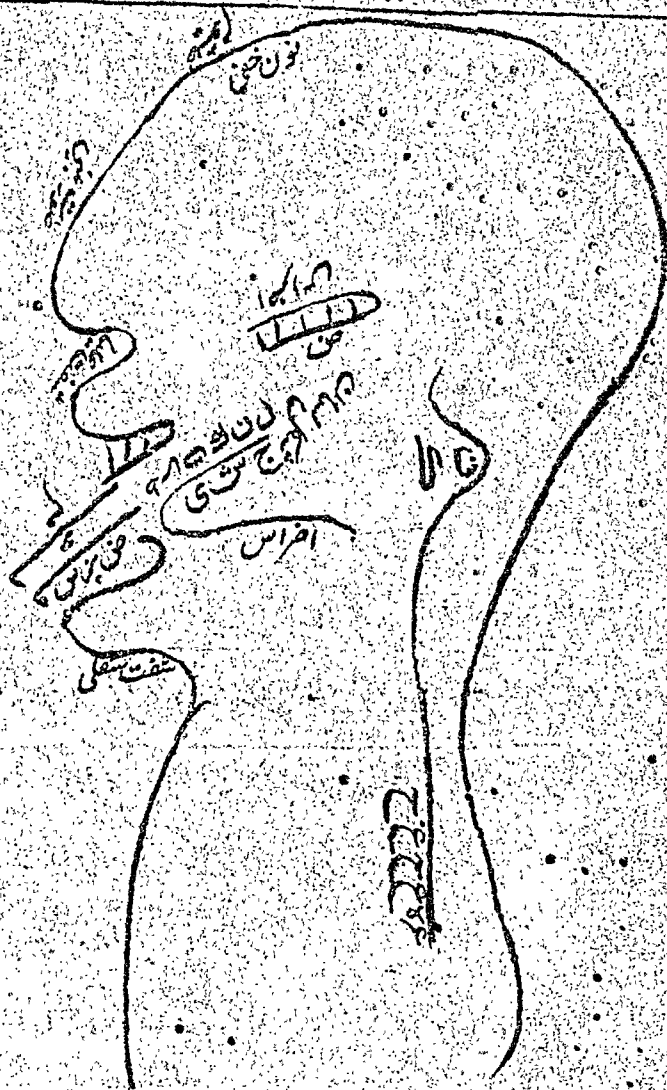
بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہیں۔ انمیں وقف کرنا بقدم لینے کے
ضرور ہے ۃ وقف کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہے مٓ وقف کرنا لازم ہے ورنہ معنی
کے فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہوگا طؔ وقف مطلق کی علامت ہے جؔ۔

وقف کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہی مگر وقف بہتر ہے نہ تھوڑا سا وقف کرنا
چاہیے جس وقف کرنے میں اختیار ہی اگر کرے تو جائز ہی اور نکرے تو بھی جائز ہی
ق بعض کے نزدیک وقف ہی اور بعض کے نزدیک وقف نہیں ہے وقفہ
سکتہ کی علامت ہی وقف قاری کو گمان ہووے کہ یہاں وصل کرنا
چاہیے سو اسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر صل جا صل وصل کرنے
کی علامت ہی لیکن وصل نکرنا بہتر ہے صلی وصل کرنا بہتر ہو س سکتہ کی
علامت ہی ک علامت اس بات کی ہی کہ جو وقف اوپر گذرا یہاں بھی ہی اور
وہ مختصر ہی لفظ کذلک کا اور جسجگہ دو علامتیں ہوویں ہان اوپر کی علامت کا
اعتبار ہی نیچے کی علامت کا جیسا کہ اسجگہ جائز کا حکم جاری ہوگا اور اسی طرح
اور علامتوں میں بھی لحاظ رہی

قرآن شریف کی جن لفظوں کی زبر زیر پیش بدلنے سے کفر ہوتا انکا بیان

جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ میں ستره مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ پر اگر پیش
یا زیر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑھے
تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور ان پڑھنے والے کے کفر میں تمام
علما کا اتفاق ہی اسلیے ہم نے ان مقاموں کی تفصیل لکھدی تا کہ تلاوت
کرنیوالے اس بلاے عظیم سے بچیں پہلا مقام سورہ فاتحہ میں اگر انعمتَ کی
تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم سورہ بقر کے ۱۵ رکوع میں
اگر واذ ابتلیٰ ابراھیمَ ربہٗ کی ہا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووی تیسرا پارہ
سورہ بقر کے ۳۳ رکوع میں اگر وقتلَ داودُ جالوتَ کی دال

تا کی کو پیش کی جگہ زیر پڑھے تو کافر ہووے چوتھا ملک الرسل سورۂ
بقرہ کے ۳۰ رکوع میں اگر واللہ یضاعف کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووئے ۵ پارہ ۶ سورۂ نساء کے ۲۰ رکوع میں اگر مبشرین ومنذرین
کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۱۰ سورۂ توبہ کے
۱ رکوع میں اگر اَنَّ اللہ بریٓءٌ من المشرکین ورسولہ کی لام
کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کے ۲
رکوع میں اگر وما کنا معذبین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۸ پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ کے ۱۶ رکوع میں اگر وعصیٰ آدم ربہ
کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء کے ۶ رکوع
میں اگر انی کنت من الظالمین کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۱۰ پارہ ۱۹ سورۂ شعراء کے ۱۵ رکوع میں اگر لتکونن من المنذرین
کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۱ پارہ ۲۲ سورۂ فاطر کے ۱۶
رکوع میں اگر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی ہا لفظ اللہ پر
پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۳ سورۂ والصافات کی ۶
رکوع میں اگر ولقد ارسلنا فیہم منذرین کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووے ۱۳ پارہ ۲۸ سورۂ حشر کے ۳ رکوع میں اگر الخالق البارئ
المصور واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴ پارہ ۲۹ سورۂ
حاقہ کے ۲ رکوع میں اگر لا یاکلہ الا الخاطئون
کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورۂ مزمل کے

۱۴ ارکوع میں اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے لون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو وے ۶ پارہ ۲۹ پارہ مرسلات کے ۲۲ رکوع میں اگر فی ظلال ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ ۱ پارہ ۳۰ سورۂ والنازعات کی ۱۴ رکوع میں اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

تم زینت القاری بعون الباری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فی الحدیث انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالیٰ من کتاب قال مائۃ واربع کتب منہا علی آدم علیہ السلام عشر صحف وعلی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ وعلی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ وعلی ابراہیم علیہ السلام عشر صحیفۃ فی ثلاث لیال مضین من شہر رمضان والتوراۃ علی موسیٰ علیہ السلام فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان والزبور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلثۃ عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان **نقل من عمدۃ البیان تفسیر القرآن** ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب است از عشرۂ آخیرۂ رمضان از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سماے دنیا نزول یافت و انجا در مدت بست و سہ سال بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجما نجما فرود آمدہ سیزدہ سال در مکہ معظمہ و دہ سال در مدینہ طیبہ و حق سبحانہ تعالیٰ آنرا بیکبار

تمام و کمال بر دل عرش منزل رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم عطا فرموده
بود چنانچه در ابتدای بعثت هرگاه جبرئیل علیه السلام وحی می آورد جناب
رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم پیش ادای آن شروع در تلاوت می فرمود
او سبحانه تعالی با حبیب خود فرمود وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ
إِلَيْكَ وَحْيُهُ یعنی تعجیل مکن بخواندن قرآن پیش آنکه ادا کرده شود بسوی
تو وحی آن و عزیزان اکابران دین و رمز شناسان اهل یقین گوهر مدعا را که تعداد
سور و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را انچه بسلک بیان آورده اند بطریق
بنهج اختصار بیان کرده می آید پس تعداد سورتهای قرآن شریف بقول بدین
ثابت یکصد و چهارده منقول است و این قول را صحیح گفته اند و در تعداد آیات
قرآن مجید اختلاف هاست نزد کوفیان مروی از علی کرم الله وجهه شش
هزار و دو صد و سی و شش آیت ست ۶۲۳۶ و نزد بصریان مروی از ابن عباس
شش هزار و دو صد و شانزده آیت است ۶۲۱۶ و نزد شامیان شش
هزار و دو صد و پنجاه آیت است ۶۲۵۰ و نزد مدنیان شش هزار و دو
صد و چهار آیه است ۶۲۱۴ و نزد مکیان شش هزار و دو صد و دوازده
آیه است ۶۲۱۲ و نزد عبد الله ابن مسعود شش هزار و دو صد و هجده
آیه است ۶۲۱۸ و بموجب اقوال عائشه شش هزار و شش صد
و شصت و شش آیه است ۶۶۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف
نیز مختلف فیه است نزد حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دو صد و پنجاه
و نزد عبد العزیز بن عبد الله هفتاد و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم

کردہ اند در اعداد حرف در ہمہ قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است نزد
عبد اللہ بن مسعود سہ لک و بست و دو ہزار و شش صد و ہفتاد حرف
اند و نزد مجاہد سہ لک و بست و یکہزار و یکصد و بست و یک حرف اند وجہ
اختلاف کلمات حروف و آیات در قرآن شریف اینست کہ بعضے یک لفظ
را دو کلمہ قرار دادند و بعضے یک کلمہ ہمچنین بعضے حرف مشدد را یک حرف
قرار دادند و بعضے دو حرف ہمچنین اختلاف آیات کہ بعضے مثلاً ہفت آیۃ
در سورہ شمار کردند و بعضے ہشت آیہ کردند پس این اختلاف بین الصحابۃ
والعلماء صحیح و این مثل اختلاف قرات قراء سبعہ است کہ ہمہ صحیح
و ازین اختلاف کمی و زیادتی قرآن شریف منتفی نخواہد شد واللہ اعلم
بالصواب فقط واعلم ان الاستعاذۃ ادب اللہ تعالے ادب بہا نبیہ
لقولہ تعالے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان
الرجیم و بسم اللہ بر قول متاخرین از مذہب حنفیہ صحیح آنست کہ بسم اللہ در اوائل
سور آیتی ست از قرآن انزلت للفصل بین السور پس استعاذہ مستحب
است و واجب نیز گفتہ اند و استعاذہ امامان ہفت قراء مع تلامذہ و بعضی
اعوذ کہ از ہفت قراء منقول است نوشتہ میشود از امام نافع مدنی رحمۃ اللہ
علیہ این است اعوذ باللہ الصمد الملک المعین المبین من الشیطان
اللعین الکافر المارد الرجیم عن امام ابی کثیر مکی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم عن امام حفص و السوسی
والبو عمرو الدوری امام الحرمین و العراق و الشام رضی اللہ تعالی عنہم

اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم ان اللہ ھو السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم ان اللہ غفور الرحیم عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع
مدنی رضی اللہ عنہما اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم انہ ھو السمیع العلیم
عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ان
اللہ السمیع العلیم عن امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ نستعیذ باللہ من
الشیطان الرجیم و المختار لکل قراء رحمہم اللہ تعالے اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پس استعاذہ بقراءت قرآن شریف بنظم ظاہر
و لایت آیت فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان
الرجیم ضرور است ان اللہ بصیر بالعباد فائدہ ختم فمی بشوق یعنی
وہمین در قراءت قرآن شریف باشوق است بدین ترتیب است روز جمعہ از سورۂ
فاتحہ تا سورۂ مائدہ کہ پنج جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس پنج جزو میشود
روز یکشنبہ از یونس تا بنی اسرائیل پاؤ کم چہار جزو میشود روز دوشنبہ از بنی
اسرائیل تا سورۂ شعرا چہار جزو پاؤ بالا میشود روز سہ شنبہ از شعرا تا والصفات
صفا چہار جزو میشود روز چہارشنبہ از والصفات صفا تا ق سہ و نیم
جزو میشود روز پنجشنبہ از ق تا آخر کہ چہار جزو پاؤ بالا میشود بخوانند و بعضے
بجاے سورۂ مائدہ سورۂ نساء گفتہ اند و فمی بشوق با نون روایت
کردہ اند دیگر ختم احزاب است فائطعن و یعنے روز جمعہ
از فاتحہ تا سورۂ انعام بخوانند و شش جزو پاؤ بالا میشود روز شنبہ
از انعام تا سورۂ یونس کہ پنج و نیم جزو است بخوانند روز یکشنبہ

از سورۂ یونس تا سورۂ طٰہٰ کہ پارہ کم چہار جزو میشود روز دوشنبہ از طٰہٰ تا سورۂ
عنکبوت کہ چہار جزو بالا میشود بخوانند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورۂ
زمر کہ سہ جزو یک رکوع میشود بخوانند روز چہار شنبہ از زمر تا سورۂ واقعہ کہ چہار
جزو سہ رکوع کم میشود بخوانند روز پنجشنبہ از واقعہ تا آخر کہ دو رکوع کم سہ و نیم جزو میشود بخوانند

تمام شد رسالۂ عمدۃ القرآن

واسطے حاصل کرنے ثواب کے دو خطبے کہ جامع اسماء سورۃ قرآن شریف ہیں
اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پڑھا کرے ثواب بہت ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی افْتَتَحَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کَلَامَہُ الْقَدِیْمَ وَاَوْ
دَعَ فِی الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ اَحْکَامَ التَّحْلِیْلِ وَالتَّحْرِیْمِ
وَاَمَدَّ لِلْمُتَقَرِّبِیْنَ بَیْنَ مَائِدَۃِ قُرْبِہٖ وَجَعَلَ الْاَنْعَامَ مِنْ اَنْعَامِہٖ وَ
فَضْلِہِ الْعَمِیْمِ وَرَفَعَنَا عَنِ الْاَعْرَافِ فِیْمَا اخْتَصَّنَا بِاَنْفَالِ
الْغَنَائِمِ وَقَبِلَ تَوْبَۃَ مَنْ اَتَاہُ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وَاَنْجَا یُوْنُسَ وَہُوْدَ
وَیُوْسُفَ وَاَزَالَ رَعْدَ الْخَوْفِ عَنْ اِبْرٰہِیْمَ وَشَرَّفَ الْحِجْرَ مَنْ
تَلَا النَّحْلَ وَاَیَّدَہٗ بِالْاِسْرَاءِ وَاَخْبَرَ عَنْ اَصْحَابِ الْکَہْفِ
وَالرَّقِیْمِ وَبَشَّرَ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ بِاَنَّہٗ طٰہٰ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ
الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَعَلَ اَہْمَ بِنُوْرِ
الْفُرْقَانِ وَہَدْیِہِ الْمُسْتَقِیْمِ وَاَعْجَزَ الشُّعَرَاءَ عَنْ مُعَارَضَتِہٖ
وَکَانَ عَدَدَ النَّمْلِ وَکُلٌّ فِیْ ضَلَالَۃِ الْبَہِیْمِ وَقَصَّ الْقَصَصَ عَلٰی مَنْ

عشعشت العنكبوت على غاره وامن به العرب والروم وفات
لقمان الحكيم فلم يسبح لله في كل سجدة اذ حزم له الاحزاب
وسبا عبال المشركين وكان فاطر لكل افاك اثيم فسبحان من
مد ليس بالصافات فجاء دحر الاعداء عن تاييد ذي الطول لا اله
الا هو العزيز الحكيم وايده لا بقوم فصلت بسيوفهم رقاب المشركين
وكان امرهم شورى بينهم فابطلوا زخرف الجاهلية ودخان
الشرك وافكه القديم واذا كانت الرسل جاثية في احقاف
المبشر بسال محمد ان الشفاعة مع الفتح المبين والفضل العظيم
وكسر حجرات الكافرين بكل قاف اثره ونصر بالذاريات
وفضل على صاحب الطور موسى الكليم والنجم اذا هوى انه
شق له القمر الرحمن ليفوز المخلصون بالعز والتكريم وايده في كل
واقعة باس من حديد تقطع بالمجادلة قلوبهم وجعل لهم في الحشر
العذاب الاليم واوقع الامتحان في صفهم كل جمعة والمنافقون
بالتغابن والخزي العظيم واحل الطلاق والتحريم مالك الملك
والفضل العميم من جعل امه لابن الكاف والنون الحاقة كلماته
لمن سأل عنها بالتفهيم وارسل نوح الى قومه وعنه الانس
والجن بدعوة المزمل المدثر المشفع عن قيامة الانسان
والمرسلات بالنبا العظيم الموقع في النازعات من
عبس عليه لما كورت شمس الكفر وانفطرت قلوب

المطففین ومن لم یزن بالقسطاس المستقیم فیا ویلہم
اذا انشقت السماء ذات البروج وظہر الطارق بامر العلی
الاعلی المدبر الحکیم هنالک تغشیهم الغاشیة
اذا طاع فجر الصدق لمن اتی اللہ بقلب سلیم وطہرت
المتقین فی البلد شمس الایمان واختفی لیل الشرک لیہم
فلہ الحمد اذ کمل الخمس والوتر والضحی علی لسان
من اختصہ بشرح الصدر والوصف الجمیل والخلق
العظیم واقسم بالتین انہ اکمل المخلوقین
من علق وشرفہ وانہ بلیلۃ القدر لمن یرید
الفجر والتعظیم ولم یکن الذین کفروا من
اہل الکتاب والمشرکین منفکین عنہ بل زلزل
لہم بالعادیات الغارۃ لکل ملیم ولم
یغن عنہم التکاثر فی العصر وویل لکل ہمزۃ کاصحاب
الفیل وکفار قریش ومانع الماعون من ما وعد من العذاب
الالیم فجل من اعطی المصطفی نہر الکوثر فنجح المؤمنون
ومنعہ الکافرون وایدہ علیہم بالنصر فتبت ایدی
کل کفار اثیم ولم یعز بالاخلاص الا من امن برب
الفلق والناس واتبع ہدایہ وصراطہ المستقیم وتمت کلمۃ
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صدق الله الكريم الذي افتتح بفاتحة الكتاب سورة البقرة
ليتخذ من ال عمران رجالا ونساء وفضلهم تفضيلا ومد
مائدة الانعام فضله ورزقه ليعرف اهل الاعراف انفال
كرمه وفضله على اهل التوبة من خلقه وجعل يونس في
بطن الحوت سبيلا وانجى هودا من كربه وحزنه
كما خلص يوسف من جبه وسجنه ويسبح الرعد بحمده
والملائكة من خيفته واتخذ الله ابراهيم خليلا ثم جعل لحجرا
النحل شرابا مختلفا الوانه واوحى اليها بخفي لطفه سبحانه وجعل
منها كهفا مشيدا بنيانه واوحى الى مريم فتمثل لها تمثيلا بشرا
سويا وفضل طه على سائر الانبياء عليهم السلام برا
لمصون وبالحج والعمرة والكتاب المكنون فدعاهم
الى الاسلام فقد افلح المؤمنون الذين اتخذوا نور القرآن دليلا
وصدق محمد صلى الله عليه واله وسلم وعلى
اله الذين عجزت الشعراء عن بعض وصفه وشهد
النمل برسالته وبعثته وبين قصص مدت مكثه
ونسجت العنكبوت على باب الغار سترا مسدولا و
ملا قلوب الروم رعبا من شدة باسه وحزنه ولقن

لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ مِنْ بَعْضِ عِلْمِهٖ وَحِلْمِهٖ وَهَدٰى اَهْلَ السَّجْدَةِ اِلَى
الْاِسْلَامِ بِاَتَمِّهٖ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَسَبَاهُمْ وَاَخَذَهُمْ اَخْذًا وَبِيْلًا
وَلَقَبُهٗ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ يٰسٓ وَنَفَذَ حُكْمُهٗ فِي الصّٰٓفّٰتِ وَبَيَّنَ
صَادِ صِدْقِهٖ بِاِظْهَارِ الْمُعْجِزَاتِ وَفَرَّقَ زُمَرَ الْمُشْرِكِيْنَ
بِالْاٰيَاتِ الْبَيِّنٰتِ وَصَبَّ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَهَجَرَهُمْ هَجْرًا
جَمِيْلًا فَلَمْ يَقْتُلْ وَاسْتَبْلَاهُ وَغَافِرٌ لَهٗ غَافِرُ الذَّنْبِ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَفُصِّلَتْ رِقَابُ الْمُشْرِكِيْنَ لَمَّا كَانَ اَمْرُهُمْ
شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَزُخْرِفَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَ
تَقَبَّلَ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كَمَا
اَنْذَرَ اَهْلَ الْاَحْقَافِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْتِنْكَ وَاِلَى السَّلَامِ سَبِيْلًا وَاَذَلَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتَابِ لِشِدَّةِ الْقِتَالِ وَاَقَرَّ بِالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ وَعَمَرَ حُجُرَاتِ خَرَابَةِ
الْقُلُوْبِ بِنُوْرِ اِيْمَانٍ وَقَافَ اِسْلَامِهٖ اَحَاطَ الْعَالَمَ بِالذّٰرِيٰتِ
الْمُطَيَّبَةِ بِرَوَائِحِ الصِّدْقِ اٰيَةً وَالْاِيْقَانِ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلٰى
جَبَلِ الطُّوْرِ وَاقْتَرَبَ نَجْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَاقْتَرَبَ بِهِمْ سَاعَةُ السُّرُوْرِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَاَوْقَعَ الرَّحْمٰنُ
وَاقِعَةَ الصُّلْحِ عَلٰى بِسَاطِ النُّوْرِ تَنْجَذِبُ الْحَدِيْدُ مِنْ شِدَّةِ بَاْسِ
الْمُجَادَلَةِ فِيْ اُمَّتِهٖ وَلٰكِنَّهٗ وَعَدَ فِي الْحَشْرِ بِاَحْسَنِ مَقِيْلًا وَالْمُمْتَحِنَةُ
فِيْ صَفِّ الْاَنْبِيَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ اِمَامًا فِيْ تِلْكَ جُمُعَةِ

وَمُلِئَتْ قُلُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ التَّغَابُنِ بُغْضًا وَّحَسَدًا اَوْ طَلَّقَ وَحَرَّمَ
مَنْ فِيْ تَبَارَكَ فَسُبْحَانَ مَنْ اَعْطَاهُ الْمُلْكَ وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ وَرَتَّلَ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِيْلًا وَّكَمْ لِلْحَاقَّةِ يَوْمَئِذٍ اِذَا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لَيْسَ لَهٗ
دَافِعٌ وَنَجّٰى نُوْحًا مِّنْ غَرَقِ الطُّوْفَانِ وَاَنْتَ طَائِفَةٌ مِّنَ الْجِنِّ
فَيَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ رُكُوْعًا وَّسُجُوْدًا فَاَوْحٰى اِلَيْهِ يٰاَيُّهَا
الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا وَّكَمْ لِلْمُدَّثِّرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ شَفِيْعِهٖ عَلَى
الْاِنْسَانِ اِذَا اَرْسَلَ الْمُرْسَلَاتِ تَجْرِيْ دُمُوْعُهُمُ الْهَتَّانُ كَالسَّحَابِ
عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ اَهْلُ الْكَبَائِرِ وَمَا نَفَعَتْهُمْ مِّنَ النَّازِعَاتِ اِذْ عَبَسَ
مَالِكٌ عَلَيْهِمْ وَتَلَاهُمُ الْعَذَابُ الْاَكْبَرُ وَكُوِّرَتِ الشَّمْسُ
وَانْفَطَرَتِ السَّمَاءُ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا
فَوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ اِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ وَطُوِيَتْ ذَاتُ الْبُرُوْجِ وَطَرَقَ
طَارِقُ الصَّوْتِ بِنَفْخِ الْقِيٰمَةِ وَتَجَلَّى الْمَلِكُ الْاَعْلٰى الْفَضْلِ لِغَاشِيَةٍ
فَيَوْمَئِذٍ لَّا فَجْرَ وَّلَا بَلَدَ وَلَا لَيْلَ وَّلَا ظِلًّا ظَلِيْلًا فَطُوْبٰى
لِلْمُصَلِّيْنَ الضُّحٰى عِنْدَ انْشِرَاحِ صُدُوْرِهِمْ اِذَا شَاهَدُوْا
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَتِلْكَ الْاَنْهَارَ وَالْاَشْجَارَ حَمِدُوْا
وَسَجَدُوْا وَشَكَرُوْا الْبَرِيَّةَ وَقُلْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
خَلَقَ هٰذِهِ النِّعَمَ لَا فَضْلَ هٰذِهِ الدَّارِ لِاَنَّهُمْ اَحْيَوْا
بِالْقَدْرِ وَتَبَتَّلَ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا وَّلَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَوْمَ
الزَّلْزَلَةِ مِنْ شَافِعٍ وَّلَا صَدِيْقٍ وَّكَيْفَ فَهُمْ لِاٰيَاتِهٖ كَالْعَادِيَاتِ

الیٰ سورۃ المجید یجعل بہ فاترعة العذاب الالیم فیقال ہذہ
الہکم التکاثر ہذا عصر العذاب الالیم فویل للہمزۃ واصحاب
الفیل من النار لا نہم کم یمتنل و سبیلا قالت قریش
لما امنوا من خوف المحشر ارأیت الذی یکذب بالدین
کیف یطرد عن نہر الکوثر وخسر الکافرون وسیقوا الی النار
وبئس القرار وجاء نصر اللہ والفتح المبین وتبت یدا ابی لہب
حیث لم یتخذ سورۃ الاخلاص وقل اعوذ برب الفلق من
شر ما خلق ومن شر الشیطان وما وسق وقل اعوذ برب
الناس ملک الناس من شر الوسواس الخناس الذی فسق
وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا وصدق محمد ن البشیر النذیر
والسراج المنیر المطہر الطاہر والقمر الزاہر ابو القاسم محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کلما صدہ تسبیح وتہلیل

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مجموعہ زینت القاری مشعر بآیات قرأت
کلام باری مطبع منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور میں
بسرپرستی عالی جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب
بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع باہ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ع تیسری مرتبہ چھپا

صحیح بخاری کامل المتن دو جلدوں میں کامل
کاغذ چکنا ولایتی —
زاد السبیل الی الجنۃ بسلسبیل
مطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ھ مجیبوی —
دلائل الخیرات مترجم فارسی مع منقشہ
خواص اسمائے حسنیٰ
عجائب الخیرات با ترجمہ اردو —

کتب فقہ شریف

ابو المکارم — شرح مختصر وقایہ —
فتح القدیر مع تکملہ نتائج الافکار کامل در چہار جلد
عینی شرح ہدایہ — در شش جلد کامل
در مختار — فی شرح تنویر الابصار یکجائی
کامل چار جلدوں میں مطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ھ —
ہدایہ مع الکفایہ — چار جلدوں میں کامل
ایضاً — جلد اول و ثانی مطبوعہ سنہ ۱۲۷۱ھ
ایضاً — جلد ثالث مطبوعہ سنہ ۱۲۸۱ھ
فتاوی قاضی خان ہر چہار جلد
کامل دو جلدوں میں مصنفہ امام حسن بن منصور
قاضی خان بہت مقبول و متداول ہے
مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق

عینی شرح کنز الدقائق — شرح کنز الدقائق
در جلدین آخرین ہے
مختصر وقایہ محشی —
جامع الرموز — شرح مختصر وقایہ —
ملا مظہر — حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند
منہ کتاب البیوع و تا کتاب الوصایا محشی جدید
برجندی شرح مختصر وقایہ —
شرح وقایہ مع رسالہ دائرہ ہندیہ جلدین اولین
ایضاً کلاں مع حاشیہ چلپی و ہر حاشیہ
چڑھا ہوا —
ذخیرۃ العقبیٰ — حاشیہ شرح وقایہ عمدۃ
البضاعۃ فی مسائل الرضاعۃ —
ہدایہ عربی محشی جدید کامل چار جلد
میں مطبوعہ سنہ ۱۲۹۰ھ —
ایضاً — جلدین اولین عبادات میں
ایضاً — جلدین آخرین معاملات میں —
کنز الدقائق محشی — مصنفہ عبد اللہ صاحب
قدوری محشی —
شرح الیاس دو جلدوں میں کامل —
مختصر نافع فقہ — مذہب امامیہ